SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, August 25, 1998

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty five minutes past ten in the morning with Mr. Presiding Officer (Ch. Muhammad Anwar Bhinder) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان اللہ لعن الکفرین واعد لہم سعیرا O خلدین فیہا ابدا لا
یجدون ولیا ولا نصیرا O یوم تقلب وجوھہم فی النار یقولون
یلیتنا اطعنا اللہ واطعنا الرسولا O وقالوا ربنا انا اطعنا سادتنا
وکبرآ نا فاضلونا السبیلا O ربنا اتہم ضعفین من العذاب
والعنہم لعناً کبیراً O

ترجمہ: بے شک خدا نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے (جہنم کی) آگ تیار کر رکھی ہے۔ اس میں ابدالآباد رہیں گے نہ کسی کو دوست پائیں گے اور نہ مددگار۔ جس دن ان کے منہ آگ میں الٹائے جائیں کہیں گے اے کاش ہم خدا کی فرمانبرداری کرتے اور رسول (خدا) کا حکم مانتے۔ اور کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے سرداروں اور بڑے لوگوں کا کہا مانا تو انہوں نے ہم کو راستے سے گمراہ کر دیا۔ اے ہمارے پروردگار ان کو دگنا عذاب دے اور ان پر

بڑی لعنت کر۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جزاک اللہ۔ Leave applications پروفیسر ساجد میر نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 28, 21,27 اگست کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب سرانجام خان نے ذاتی وجوہات کی بناء پر مورخہ 24,25 اگست کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔جی جناب بلیدی صاحب آپ کچھ فرمانا چاہتے ہیں ؟

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ جناب میں ایک اہم مسئلے کی طرف اس ایوان کے توسط سے متعلقہ وزیر صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ گزشتہ دن بھی اور آج کے اخبار میں بھی یہ اعتراف کیا گیا ہے کہ ایک میزائل بلوچستان کے علاقے خاران کے کسی علاقے میں گرا ہے۔ اور پھٹا نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ بلیدی صاحب اس معاملہ پر خارجہ پالیسی میں بھی آپ بات کرسکتے ہیں اور خارجہ پالیسی پر ہم سب نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ آج بحث ہوگی۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ فوری طور پر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہاں تشویش پائی جاتی ہے کہ آج اور کل پھر دوبارہ امریکہ کوئی حملہ کردے تو کیا ہوگا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ یہ بات کل ہو چکی ہے بلیدی صاحب۔ جی حبیب جالب بلوچ صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔جناب والا! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ ہمارے

بلوچستان میں ضلع خضدار اور اس کی تحصیل وڈھ یعنی بلوچستان میں جھالاوان جو belt ہے اس میں ملیشیا' ایف سی کی جانب سے جا بجا تلاشیاں شروع کر دی گئی ہیں۔ لوگوں کو کہا جا رہا ہے کہ وہ اپنا اسلحہ جمع کرائیں اور انہیں ناجائز تنگ کیا جا رہا ہے ۔ اس سلسلے میں وزیر داخلہ صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کی کیا انفارمیشن ہے ۔ دوسرا نکتہ یہ ہے کہ سینٹ میں ہمارے ڈرائیور نیاز احمد صاحب کا ایک بچہ پولی کلینک سے غائب ہوا تھا اور اس سلسلے میں پولیس کی مدد بھی لی گئی۔ وہ culprits لاہور سے پکڑے بھی گئے لیکن ابھی تک وہ برآمد گی نہیں ہوئی ہے ۔

Mr. Presiding Officer: Are these two things more important than the discussion on foreign policy of the country. Yes, please Mian Raza Rabbani.

میاں رضا ربانی۔ جناب والا! میں ممنون ہوں ۔ میں وزیر داخلہ صاحب کی بالخصوص اور حکومت کی اور راجہ صاحب کی توجہ اس طرف دلوانا چاہتا ہوں کہ غریب نہتے مظلوم مزدوروں کے اوپر ریاستی دہشت گردی کی گئی اور کھیوڑہ کے اندر مزدور جو اپنے حقوق اور تنخواہوں کے لئے ہڑتال کر رہے تھے، جو ایک جمہوری نظام کا حصہ ہے' ان کے اوپر پولیس بربریت کی گئی' گولی چلائی گئی اور اس گولی کے نتیجے میں ایک مزدور جاں بحق ہوا اور نہ صرف یہ کہ گولی چلائی گئی بلکہ وہاں پر مزدوروں کی families بھی موجود تھیں جن میں خواتین بھی تھیں اور ان خواتین پر بھی بے رحمانہ تشدد اور لاٹھی چارج کیا گیا۔ یہ حکومت کی مزدور دشمن پالیسی کا حصہ ہے اور ہم اس کی سختی سے مذمت کرتے ہیں۔ میں وزیر داخلہ صاحب سے درخواست کروں گا بلکہ اپوزیشن کی طرف سے اس بات کی demand کروں گا کہ ایک کمیشن مقرر کیا جائے اور اس کی فوری طور پر تحقیقات کی جائے کہ نہتے مزدوروں پر کس طرح اور کس لئے پولیس نے گولی چلائی۔

Mr. Presiding Officer: Minister for Interior please look into it.

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب چیئرمین ، میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ صوبہ سرحد میں پشاور سے لے کر مارگلہ تک کسٹم کی جو موبائل ٹیمیں ہیں وہ اتنی بے دردی اور بے رحمی سے کارروائی کررہی ہیں ، کوئی ماں، بہن کسی گاڑی میں اگر بیٹھی ہو یا ایک دو جوڑے کپڑے لے کر آئے --- تو یہ آئے دن لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہے۔ جس سے ہماری حکومت کی بدنامی ہو رہی ہے ۔ میں وزیر داخلہ صاحب سے درخواست کروں گا کہ آپ سرحدوں کو مضبوطی سے چیک

کریں لیکن اگر لوگ اندر آتے ہیں یہاں باڑہ مارکیٹیں موجود ہیں اور یہ کسٹم والے آئے دن--- حسن ابدال کے اندر اتنی بے رحمی سے---

جناب پریذائیڈنگ آفیسر- عباسی صاحب میں پھر عرض کروں گا جیسا کہ میں نے حبیب جالب کی باری پر عرض کی تھی کہ آج آپ ملک کی فارن پالیسی پر بحث کرنا چاہتے ہیں - سب نے اس پر اتفاق کیا ہوا ہے - کیا یہ معاملہ کل یا پرسوں کے لئے نہیں آ سکتا۔ اگر آج ہم اس پر بات کریں گے تو فارن پالیسی پر بات نہیں ہو سکے گی۔

حاجی جاوید اقبال عباسی- جناب والا! دو نکتوں میں وزیر داخلہ صاحب اس پوائنٹ آف آرڈر کا جواب دے سکتے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: This is not a point of order.

حاجی جاوید اقبال عباسی - جناب والا! یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے اور یہ ہماری مجبوری ہے -

Mian Raza Rabbani: Sir, you have dismissed the point of order relating to the death of a labourer, had it been someone from the affluent class, I am sure the House would have taken cognizance of the matter. This is a very serious matter in which the anti-labour policy of the government is coming to the fore. First of all it started by downsizing.

Mr. Presiding Officer: You wanted to bring it to the notice of the government and you have brought it to the notice of the government.

Mian Raza Rabbani: Sir, I wanted a reply from the minister. The government is involved in the murder of the working classes. I want a reply from the minister as to why was the police allowed to open fire on peaceful demonstrating workers.

Mr. Presiding Officer: This is not a question hour. This was a

point of order and this point of order is ruled out of order.

Mian Raza Rabbani: Sir, how is it ruled out of order. If this House cannot take cognizance of a working class being murdered brutally by the state operators then what does the Senate here for? What are we here for? We represent the working classes. This is my right to get a reply.

Mr. Presiding Officer: Mr. Raza Rabbani you can't get the reply just now. You have raised a point. He is not supposed to give you correct reply just now. The Minister will reply to your point of order tomorrow. Yes the honourable Minister please do it tomorrow.

Ch. Shujaat Hussain: Right, sir.

Mr. Presiding Officer: Yes Dr. Hai Baloch.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب یہ کوئی بھی مہذب حکومت ہو، civilised حکومت ہو، جمہوری حکومت ہو یعنی جمہوریت کا دعویٰ کرنے والی حکومت ہو اور پھر مزدوروں پر فائرنگ ہو اور ان کو تشدد کا نشانہ بنایا جائے تو پھر جمہوری فضا، جمہوری ماحول، جمہوری معاشرہ کیسے پھلے پھولے گا جناب چیئرمین۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ کل اس کا جواب دیں گے وہ۔ جی مسعود کوثر صاحب۔

سید مسعود کوثر۔ جناب چیئرمین! میں نے کل نوشہرہ کے قریب جو حادثہ ہوا تھا اس کے متعلق حکومت کی توجہ دلائی تھی تو وزیر موصوف نے کہا تھا کہ وہ کل صبح یعنی آج متعلقہ حکام کے ساتھ رابطہ کر کے اس پر respond کریں گے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب چیئرمین میرا وزیر مواصلات سے رابطہ نہیں ہو سکا۔ جوں ہی ان سے رابطہ ہو گا میں اس کے متعلق معزز ممبر کو آگاہ کر دوں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ Communications Minister صاحب تو میرا خیال ہے کہ شاید out of country ہیں۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ جی ہاں اسی لئے ان سے رابطہ نہیں ہو سکا۔جس وقت بھی رابطہ ہو گا میں اس سے متعلق ایوان کو آگاہ کر دوں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ لیکن میاں صاحب اگر رابطہ نہ بھی ہو تو یہ معاملہ چونکہ اہم تھا اگر وہ آج تشریف نہ بھی لا سکیں تو please you contact the authorities and make a statement tomorrow.

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ ٹھیک ہے جناب۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی چوہدری شجاعت حسین صاحب آپ نے کل کے privilege motion کا جواب دینا ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! اقبال حیدر صاحب نے حقائق جانتے کے باوجود کل ہاؤس میں اگر privilege کی بات کی ہے تو پھر ہاؤس کا privilege breach ہوتا ہے۔ انہوں نے کل غلط بیانی سے کام لیا جس میں انہوں نے کہا کہ ابھی تک سینیٹر اسلام الدین شیخ کو ICU میں رکھا گیا ہے جو کہ بالکل حقیقت کے برعکس ہے۔ دراصل حقیقت یہ ہے کہ جب انہیں گرفتار کیا گیا تو گرفتاری کے فوراً بعد انہیں ہاسپیٹل لے جایا گیا جہاں پر ان کی خواہش کے مطابق VIP room میں رکھا گیا۔ اس وقت ان کی صحت تھوڑی بہت درست ہونے کے بعد انہیں گھر منتقل کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کہ وہ ابھی تک ہاسپیٹل میں ہیں۔

انہیں جناب یو بی ایل جوڑیاں بازار کراچی کی طرف سے ایف آئی آر درج کرانے پر گرفتار کیا گیا ہے جس میں چھ کروڑ ایک اور نو کروڑ ایک ادائیگی نہ کرنے کا الزام ان کے اوپر ہے، جس کی انکوائری ہو رہی ہے۔ظاہر ہے کہ اگر اس میں وہ بے قصور ہوئے یا عدالت میں انہوں نے اس کا ثبوت مہیا کر دیا تو یہ بات ختم ہو جائے گی لیکن دراصل انہوں نے جو privilege motion move کیا تھا وہ اس بناء پر کیا تھا کہ ان کے ساتھ سختی کی جا رہی ہے اور انہیں ہاسپیٹل میں اذیت پہنچائی جا رہی ہے۔ میں نے اپنے حقائق بیان کر دیئے ہیں۔ وہ اس وقت گھر میں موجود ہیں۔ اس کو sub-jail قرار دے دیا گیا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! میرے privilege motion پیش کرنے کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ ایک سینیٹر کو اس کے فرائض منصبی ادا کرنے سے روکا جا رہا ہے۔ اس لئے اس

کو گرفتار کیا گیا ہے ۔ جہاں تک defaulter کے cases کا تعلق ہے یہ civil matters ہوتے ہیں۔ ہزار ہا کیسز بنکوں کے defaulters کے pending ہیں جس میں کہ civil suit file کئے جاتے ہیں۔ اس میں گرفتار نہیں کیا جاتا۔ گرفتار صرف اور صرف اسلام الدین شیخ کو اس لئے کیا گیا ہے کہ مسلم لیگ کا نام تو ان کے ساتھ لگا ہوا ہے چاہے وہ functional ہو۔ اس کے ہونے کے باوجود وہ موجودہ حکومت کی پالیسیوں پر تنقید کر رہے ہیں۔ اس لئے ان کو intimidate کیا جا رہا ہے۔ ان کا استحقاق مجروح کیا جا رہا ہے۔ اگر ممبران سینٹ کو ہاؤس میں یا ہاؤس سے باہر اظہار رائے کی مکمل آزادی نہیں ہوگی تو اس سے پورے institution کی توہین اور بے عزتی ہوتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جس FIR کا آپ نے ذکر کیا ہے، وزیر موصوف ذرا اس کی تاریخ پڑھ دیں۔ تاریخ بتادیں اس FIR کی، آپ کو ان کے malafide motives ظاہر ہو جائیں گے کہ کس سنہ کی وہ FIR ہے اور کس سنہ میں گرفتاری ہو رہی ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس privilege motion کو Standing Committee کے پاس refer کردیں، وہاں پر ہم تمام حقائق ثابت کردیں گے۔

Mr. Presiding Officer: Ruling is reserved.

سید اقبال حیدر: جناب اس میں ruling reserve نہیں کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں چیئرمین صاحب نے سنا ہوا ہے، چیئرمین صاحب ہی اس پر ruling دیں گے۔ Ruling is reserved.

سید اقبال حیدر: جناب FIR کی تاریخ تو بتادیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ہاں FIR کی تاریخ بتادیں۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! بات یہ ہے کہ جس بنا پر privilege motion move کیا گیا تھا، اسی کے اوپر رہیں اور میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ انہوں نے ابھی جو ایک اور بات کہی ہے----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں آپ کے پاس کوئی تاریخ ہے تو آپ ان کو بتا دیں۔ تاریخ بتانے سے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ چھ چھ سال بعد بھی گرفتاریاں ہوتی ہیں۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

سید اقبال حیدر: جناب وہ اس لئے تاریخ چھپا رہے ہیں کیونکہ FIR درج کی گئی ہے 1991ء میں اور آج گرفتاری ہو رہی ہے 1998ء میں اور اس میں اسلام الدین شیخ کے خلاف FIR نہیں ہے۔

چوہدری شجاعت حسین: میری گزارش سنیئے جناب والا! ایک بنک نے جس وقت رپورٹ پیش کی ہو گی----------

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کیا آپ کے پاس FIR کی تاریخ نہیں ہے۔

چوہدری شجاعت حسین: میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ انہوں نے ابھی درج کی ہو گی جس کی بنا پر انہیں گرفتار کیا گیا ہے اور اس کی تاریخ میں آپ کو کل بتا دوں گا۔

سید اقبال حیدر: پھر جناب آپ اس کے اوپر اپنی ruling reserve نہ رکھیں، کل اس کے اوپر مزید discussion ہوجائے پھر آپ ruling reserve رکھیں۔

چوہدری شجاعت حسین: لیکن میں ایک اور چیز کا جواب دینا چاہوں گا کہ جو انہوں نے ابھی کہا ہے کہ وہ حکومت کی پالیسیوں کو تنقید کا نشانہ بناتے رہے ہیں، میرا خیال ہے یہاں کا ریکارڈ بھی نکال لیں اور باہر کی statements بھی نکال لیں، میں نے شاید ہی کبھی پڑھا ہو کہ انہوں نے حکومت پر تنقید کی ہو۔

Mr. Presiding Officer: Deferred for tomorrow.

چوہدری شجاعت حسین، کل میں نے صرف تاریخ بتانی ہے۔

سید اقبال حیدر: اور اس privilege motion کے اوپر discussion ہونا ہے جب چیئرمین صاحب آئیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وہ تو پھر admissible ہوگی تو پھر اس کے بعد discussion ہو گی۔

Now, Foreign Minister please

MOTION RE: SUSPENSION OF RULES

Mr. Sartaj Aziz: I beg to move, Mr. Chairman, that under Rule 236

of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the requirement of Rule 27, 33 and 120 of the said rules be dispensed with to enable the House to discuss the motion regarding foreign policy of the government.

Mr. Presiding Officer: Motion is moved by the Foreign Minister that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the requirement of Rule 27, 33 and 120 of the said rules be dispensed with to enable the House to discuss the motion regarding foreign policy of the government.

(The motion was carried)

MOTION RE: FOREIGN POLICY OF THE GOVERNMENT

Mr. Presiding Officer: Next motion please.

Mr. Sartaj Aziz: I beg to move, Mr. Chairman, that the House may discuss the foreign policy of the government.

Mr. Presiding Officer: The motion moved is that the House may discuss the foreign policy of the government. Please Foreign Minister now.

شیخ رفیق احمد، فارن پالیسی تو کوئی ہے ہی نہیں تو اس کو discuss کیا کرنا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، پھر آپ نے اس کو اپوز کیوں نہیں کیا۔

yes the Foreign Minister now. No, no, first he will give the brief statement and salient features of the foreign policy and then the Leader of the Opposition or anybody from the opposition will start the discussion, that is the normal way. Yes, please.

STATEMENT ON FOREIGN POLICY BY FOREIGN MINISTER

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, the fundamental objective of our foreign policy is to safeguard the country's security and territorial integrity. We aspire to create an enabling environment of peace and stability so that we can pursue our national agenda of development and self-sustained growth. Our foreign policy is based on the immutable principle of inter states relation, non-interference in the internal affairs of other countries, the peaceful resolution of disputes, respect for the territorial integrity and sovereignty of all states. These have been and will continue to be the guiding principles of our foreign policy.

Our quest for peace and stability and for self-sustaining growth and development received a rude setback with Indias nuclear test of 11th and 13th May. The honourable members are well aware that our response to the Indian nuclear test was not a knee jerk reaction. We waited for 17 agonizing days. The choice before us was stark namely; either to live under sanctions or to succumb to India's hegemonistic designs. We took a bold decision in the face of India's nuclear blackmail. Even before the dust had settled on Pokhran, the New Dehli had warned that we should take account of changed geostrategic situation in the region. On 19th May India's Home Minister boasted about " India's bold and decisive step to become a nuclear weapons State" as it signified New Dehli's "resolve to deal firmly and strongly with Pakistan." The following day he announced that India "would not shy away from using its new found strength." Pakistan was not prepared to sit back in the face of such naked threats.

Mr. Chairman, it is no exaggeration to say that Pakistan took the

wind out of India's sails on 28th and 30th May 1998 by our own bold decision , we not only restored the strategic balance in the region , but our successful diplomacy has put India on the defensive , both globally and at home . While the whole nation was behind us in our decision , the BJP Government has been severely criticised and questioned at home and abroad for resorting to its nuclear test. The issue here is not proliferation, the real causes of insecurity, conflicts and tension in our region need to be redressed. It is therefore, imperative to find a peaceful and just solution of the Jammu and Kashmir dispute. A genuine contribution to peace and security can only be made by constructive engagement in the search for a permanent solution of this problem.

Mr. Chairman, Pakistan remains opposed to an arms race in South Asia. We have declared the unilateral moratorium on further testing . We favour nuclear restraint and stability and are convinced that any escalation will only inflict terrible punishment on the people of South Asia. We are engaged in an intensive dialogue with the United States as well as with the members of the G-Eight and China to address all nuclear and security related issues and are responsive to the International concerns. This was underscored by our decision to participate in negotiation for the Fissile Material Convention in Geneva. We will continue our negotiation on CTBT and other related issues in a constructive spirit.

Mr. Chairman the record shows that we have always demonstrated our desire for tension - free, good neighbourly and cooperative relations with India. For such a relationship to emerge , the Jammu and Kashmir dispute has to be resolved. In the new qualitatively changed geo-strategic environment , its just and peaceful solution has acquired a new urgency.

For the first time in nearly 50 years, Kashmir is again prominently inscribed on the International agenda. It has been recognized and acknowledged as the critical factor for peace and security in South Asia by the Foreign Ministers of five permanent members of the Security Council , when they met in Geneva early last month ; by the Security Council in its resolution S/Res/1172 of 6 June , 1988 and by United Nation Secretary General whose envoy recently visited the region to assess the situation and to prepare for a planned visit by the Secretary General.

Mr. Chairman , with the nuclearization of South Asia and frequent unprovoked firing by the Indian troops across the Line of Control in Kashmir, a dangerous drift towards the conflict of serious proportions looms on the horizon. We are acutely conscious of the need to urgently address this situation. It is for this reason that Pakistan focuses on negotiations on the issue of peace and security including confidence building measures and the Jammu and Kashmir dispute on a priority basis. It is our view that discussions on nuclear and conventional restraint and stabilization including avoidance of conflict and prevention of any accidental or unintended escalation and the core issue of Jammu and Kashmir must receive adequate attention in the Pakistan- India talks , as agreed at Islamabad on 23rd June , 1997. The meeting of the two Prime Ministers in Colombo could not break the dead lock in the dialogue precisely because the India is averse to according priority to these issues or enter into a meaningful and result oriented negotiation with Pakistan . We shall , however, persist in our efforts as pursuit of durable peace is our goal.

Mr. Chairman, we believe that South Asia has great potential for economic progress. We have natural resources ; we have bountiful agriculture;

we have an industrial base and above all we have the human resource to ensure economic well-being and prosperity for the peoples of South Asia. SAARC has great potential provided an enabling environment of peace and security can be ensured which will create mutual trust and confidence and spur economic cooperation. Unfortunately, SAARC is fettered within the confines of its constricting legal framework which does not permit political dialogue for constructive resolution of dispute. In order to overcome this difficulty and in keeping with the present requirements of the region, Prime Minister Mohammad Nawaz Sharif has proposed a peace, security and development initiatives for South Asia. This is forwards looking comprehensive and dynamic proposal which offers the possibility of an integrated approach towards peace and development simultaneously.

Mr. Chairman our policy on Afghanistan is impelled by our vital interests in the restoration of durable peace in that country. This can only be achieved through an indigenous Afghan peace process leading to the establishment of a multi-ethnic government.

Immediately after taking over in February last year, the Prime Minister took new initiatives for the promotion of peace in Afghanistan. He reached out to the Afghan leaders from both sides of the political divide, as the consequence of which Professor Rabbani of the Northern Alliance and Mulla Rabbani of the Taliban visited Islamabad. These efforts culminated in a meeting of Steering Committee to work out the modalities of an Ulema Commission to seek a solution to the Afghan problem in accordance with the Sharia. This was a significant breakthrough which unfortunately was derailed because of the intransigence of one of the component parties of the Northern Alliances.

Internationally Pakistan's efforts to promote a peaceful solution to the Afghan problem led to the formation of a "Six Plus Two" group comprising of the six countries with the common borders of Afghanistan plus the US and Russia. The group has been meeting regularly on the UN auspices in New York. Besides, Pakistan has also fully supported the UN and OIC in their efforts to promote peace in Afghanistan.

The dissension and discord within the Northern Alliance not only derailed the peace process but weaken them to the extent, but some of their commanders defected from the alliance and invited the Taliban to take over the territory. The events of the past few weeks show that the Taliban have met with only a minor resistance and most of the places fell to them with little or no fighting. Presently the Taliban controlled nearly all of Afghanistan except Bamyan, the Punjsher valley and parts of Badakhshan.

It will be encouraging to know that the Taliban's supreme leader Mullah Umer has announced:

a) amnesty for those who surrender

b) purely domestic agenda that poses no threat to neighbouring countries

c) no reprisals or revenge killings.

The initial indications are that the Taliban have been able to consolidate their gains and there has been no visible reaction to them by the war-weary population.

Pakistan has always maintained close and friendly relation with Iran. This relationship is based on common historical, religious and cultural links. We have also mutually beneficial cooperation in trade, commercial and cultural fields.

Pakistan also appreciate Iran's position on the Kashmir issue and his offer of mediation which we have accepted but India has rejected.

Our relations with Iran are marked by frequent contacts at the leadership level. The Prime Minister has already visited Iran twice during his current term of office. Besides, he has met with the Iranian President Mr. Almaty during the ECO Summit in May 1998. The Iranian Foreign Minister Dr. Kamal Kharazi visited Pakistan in June 1998. Our Minister of State for Foreign Affairs visited Iran in the last two days.

We continue to accord special importance to our relations with Iran. It remains our constant endeavour to preserve the special nature of the binding and time tested Pakistan-Iran ties and to particularly guard against any negative fall out on it of the Afghan situation.

Mr. Chairman! Pakistan's relations with United States has followed an uneven course. In the era of cold war, the two countries witnessed extensive cooperation. Similarly during the eighties Pakistan and United States joined together to thwart Soviet Union's attempt to subjugate Afghanistan. However, more recently as well as in the seventies, the two countries have had differing perceptions on the nuclear issue and security matters. As a consequence, Pakistan has been subjected to the Pakistan-specific Pressler Amendment as well as the Symington Amendment and the Glenn Amendment.

The Government is working with the United States for upholding human rights, promoting privatisation and liberal market economy, fight against drug trafficking and global terrorism.

A common objective that Pakistan continues to share with the US is maintaining peace and stability in the region. Pakistan is currently engaged in a

bilateral dialogue with the United States on security and non-proliferation issues in South Asia. Pakistan has made it clear that on these critical issues Pakistan's position would be dictated by its supreme national interest and that under no circumstances would it be coerced into compromising its position. Pakistan hopes that the US Administration will show an understanding of its eminently reasonable stance and play a positive role in easing tensions in South Asia.

Mr. Chairman, China is rapidly emerging as a major global power. Our abiding and time tested friendship with China will continue to be our cornerstone of our foreign policy. We attach the utmost priority to maintaining and further promoting our relations with China . Viewed in the light of the dramatic global changes, the continuity of our bilateral relations is remarkable , based on complete trust and understanding . These ties are strong and vibrant.

China's unflinching support for Pakistan was manifested anew in its understanding attitude towards our nuclear tests. China has taken the position that our tests were in response to India's provocative tests conducted earlier. It holds India responsible for escalating tensions in the region.

We have made a good beginning in establishing mutually beneficial cooperation with Russia. There have been several high level exchanges between the two countries which would further strengthen our economic and political cooperation.

Our relations with the Islamic world will continue to be one of fundamental importance for us. We have always played a crucial role in upholding Islamic causes and promoting unity in the Islamic world. This has been and will continue to be a major pillar of our foreign policy.

A burning issue of our times is the terrorism that has made the world

into such an insecure place for all and sundry. Pakistan remains firmly opposed to terrorism in all in its forms and manifestations. We have always condemned acts of terrorism against innocent people whenever and in whatever form these may be committed. Pakistan has itself been a victim of serious acts of terrorism including state sponsored terrorism.

Mr. Presiding Officer : Order please. Please take your seats. Two members are standing, why? Yes please.

Mr. Sartaj Aziz : While supporting the efforts of the international community to combat this menace, Pakistan takes a serious view of the unilateral action taken by the United States , involving violation of Pakistan's air space and use of force against the sovereignty and territorial integrity of the brotherly Islamic countries of Afghanistan and Sudan.

Furthermore, this US action is clearly in violation of the UN Charter and universally recognised principles of inter -state conduct , and that is why we have reported the violation of our airspace to the President of Security Council yesterday.

Mr. Chairman, the map of world has been redrawn since the establishment of United Nations in 1945. Many new nations have emerged swelling the number of member states to 185. We favour consensus based UN reforms.

Mr. Chairman, progress and stability are mutually reinforcing. They are inseparable companions. One can not exist without the other. Our foreign policy is based on the promotion of regional peace and stability so that the energies of the one billion people of this region can be harnessed towards progress and

development. The challenges as well as the opportunities are enormous. Geo-economics is becoming increasingly ascendent in world affairs. The tremendous productive potential for re-invigorating world growth has to be harnessed to avoid economic poltical and social dislocations.

Our democratically elected government will not be deterred by the enormity of these talks. Inshaallah, under the present government and with hard work and dedication and with support of all the political and other elements in the country, we shall attain our objective of a self-reliant, self-sufficient and dynamic Pakistan. Thank you, Mr. Chairman.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: رضا ربانی صاحب - آپ اس میں insert تو نہیں کر سکتے - You can criticize - آپ یہ اعتراض کیجئے کہ یہ statement deficient تھی- رضا ربانی آپ یہ فرمائیے کہ کیسے کیا جائے -

Mian Raza Rabbani : Sir, I think after the Foreign Minister ..

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وہ تو آپ بولیں گے -

Mian Raza Rabbani : Then we are preparing a list.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں وہ میرے پاس لسٹ آ گئی ہے -

میاں رضا ربانی : نہیں جناب ہماری لسٹ آپ کے پاس نہیں آئی -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ رضا ربانی صاحب بھی آپ کے ہی ممبر ہیں - ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ صاحب بھی ادھر کے ہیں- سید اقبال حیدر بھی -

میاں رضا ربانی : جناب یہ پتہ نہیں آپ کو کس نے دی ہے- یہ ہماری لسٹ نہیں ہے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جو جو یہاں آ کے intimate کرتے رہے ہیں -

میاں رضا ربانی : لسٹ بن رہی ہے - ابھی ہم آپ کو دے رہے ہیں -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: لسٹ دے دیں اور صاحبان ادھر سے بھی بولنا چاہتے ہیں وہ بھی اپنے نام دے دیں تا کہ ہم لسٹ تیار کر سکیں۔ مسٹر رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Thank you, Mr. Chairman. I am grateful to you that you have given me this opportunity because today perhaps the discussion on a policy which is non-existent is perhaps the most important item that can be taken up by the Senate because during the tenure of this government Pakistan internally and internationally has come under grave and great strain. Internationally, sir, Pakistan today, is isolated in the comity of nations. Pakistan is in strained relationship with all its neighbours. Pakistan has a no-trust relationship with the only super power and Pakistan has a relationship based purely on rhetoric and lip service with all of its old interested allies like China and Saudi Arabia and the Muslim world and that is evident from the recent trips that the Prime Minister, the supra-Foreign Minister, the Chief Minister of Punjab have been making to the Gulf States in order to get fundings for the sagging and ~~collapsing economy and the results that have emanated from those trips have~~ clearly shown that Pakistan's isolation internationally is not only complete but the visits totally failed.

The question basically now arises sir, that I woud not like to go at this stage as to what was Pakistan's position in the comity of nations when our government was forced out of office in November, 1996. But I will pick up from the time of February, 1997, when the Nawaz Government was inducted into office, under veiled and mysterious circumstances, with a mandate that was questionable. From the time it came into office, sir, the basic principle that has underlined this government's foreign policy has been one that can be defined in a

single word and that is capitulation. It has capitulated on national interests, it has capitulated on national security. It has capitulated on Pakistan's principled stand that this nation and successive governments have been taking for the past 50 years of its existence. Sir, is it not most unfortunate that at a time when Indian occupation forces continue to violate basic fundamental human rights in Kashmir, when the rights of women and children are being mercilessly massacred in Occupied Kashmir. This Government should be following and pursuing a policy known as the good man Gujral policy. A policy of total appeasement, a policy of accepting Indian hegemony in the region, a policy which with open arms said that yes, we are ready to play the role of the second faddle to India in the region and that is why, that is from where the trouble of Pakistan in the international sphere stand. When this Government sent out the message not only to India, not only to the neighbours but to the community of nations throughout the world that we are weak and meak Government. That we are a Government without spine, that we are a Government that is ready to trade our national interests, that is where the fault lies.

Mr. Chairman, can the Foreign Office explain that what were their response when from February, 1997, India started violating the LOC, when from February, 1997, India started fencing the LOC, this Government remained silent. The Foreign Office was totally muted. The Foreign Office acted as if nothing is happening and that is why today you see an escalation, never before witnessed on the LOC and the most unfortunate part of that escalation is that despite the fact that in Azad Jammu and Kashmir innocent citizens have been made victim of Indian brutality, Indian shelling, thousands of people have been displaced from their homes but yet the Prime Minister of Pakistan does not have time to visit the

forward areas of LOC, to visit the refugee camps in Azad Jammu and Kashmir. He is too busy in other activities. Can this Government tell us, can this regime tell us as to what was their response when the Indian Defence Minister spoke of the confideration between India, Pakistan and Bangladesh? The response was, I like this man.

چنگا بندہ ہے۔ اوہ کڑا کے کڈ دتے نیں اسی۔

That was the response. Mr.Chairman, can this Government tell us that when the Prime Minister was saying; I like Gujral, Gujral is a good man, Gujral is a friend of mine and the media went bizarre by saying that he took schooling here in Pakistan and Gujral went forward and made a statement and what was the response of this Government when he said that this side of Punjab and that side of Punjab, this side of Sindh and that side of Sindh can get united. This Government again remained mute and silent. What was the message that they were sending across that we have no spine, that we are ready to go down on our knees, that we are ready to accept Indian hegemony in the region. Was that the message they wanted to sent and when sir, to top it all the cherry on the ice-cream came with the statement of the Prime Minister, the statement of the Prime Minister to an Indian private TV channel in which he turned around and bartered away Pakistan's principle stand on Kashmir, when he said that I am ready to effect the unilateral withdrawal of forces from AJK. He bartered away the stand of Pakistan on Kashmir that day and it was as the consequence, a direct consequence of that statement of his that after the Foreign Secretaries talk here in Islamabad,when the Indian Foreign Secretary went back to New Dehli for the first time, Mr. Chairman, he spoke about Pakistan's occupied Kashmir. There was a direct link, there was a direct nexus between that statement of Foreign

Secretary and the Prime Minister.

Let us travel the road a little further, what happened at Islamabad, the much trumpeted Islamabad Accord which was shown on television as if another Camp David is taking place. Foreign secretaries coming, foreign secretaries going, sitting in palatial rooms, carrying out discussions, late night parties and every thing being publicised to show as if another Camp David is taking place. But what did Pakistan do. Pakistan again capitulated at the Islamabad Accord. He agreed not to carry on hostile propaganda and what is hostile propaganda. Every body knows that whenever Pakistan raises the question of violation of fundamental human rights in Occpied Jammu and Kashmir, India considers it a hostile propaganda. Whenever Pakistan wants to take up the question of Kashmir on an international fora, India considers it a hostile propaganda and a hostile step. So, at Islamabad we gave up our right to talk about Indian brutalities internationally. We gave up our right to move international fora on that account. And as a consequence, the Kashmir issue went into the background. As a consequence, the Kashmir issue was put on the side line.

Mr. Chairman sir, after that came the threat of the BJP government. They talk about the detonation. Yes, I would like to ask this regime a simple question that before the BJP came into government, it had made its intentions abundantly clear, after being sworn in the intentions of the BJP were again made abundantly clear viz a viz the nuclear blast. What did this government do, to try and contain prior to the blast taking place. Nothing, absolutely nothing. This government was caught sleeping when the Indians detonated. And that is why instead of giving an immediate response at that time to the Indian blast to minimize the pressure on Pakistan, this government took 17 long days. And

today they have the audacity to tell the nation that we did not give immediate action . We thought the matter out , you had ample time my dear sir, to think the matter out long before, long prior. You should have moved internationally to try and contain India before the blast. And you should have prepared a contingency plan that should India detonate, what would be Pakistan's immediate response. And Pakistan's immediate response should have been a detonation within the shortest possible time to minimize world pressure on Pskistan. Subsequently also, what did the government do to try and see that sanctions were imposed on India after the blast. Nothing. The Prime Minister, the Foreign Minister, should have been out visiting foreign capitals , visiting muslim countries, visiting the United States , visiting the G-8 countries and other european capitals but instead what do we find that they are confined to the four walls of the Prime Minister House. That they are confined to the four walls of the foreign office. They failed to mobilize themselves and as a result the pressure of the sanctions kept on increasing.

Now a stage has come when this government is absolutely not clear on what policy it is to follow. At times they say that we are going to sign the CTBT, at times they say we are not signing the CTBT. At times they say that CTBT and the IMF and World Bank aid is interlinked, at times they say that we are going to London to hold talks. What is the agenda that you are taking to London to hold talks on. Their policy vis-a-vis the signing or non-signing of CTBT is totally unclear. They are playing it by the air, they have gone to start negotiations on the FMCT, they have started negotiations on that. After you have started negotiations on that , what is its logical consequence. On the CTBT is something that is to be taken into consideration?

Then sir, unilaterally this government goes ahead and signs the Chemical Weapons Convention (CWC) without taking even the Cabinet into confidence, without taking even the people into confidence. This government unilaterally, without taking into consideration what would be the ramifications, goes ahead and signs the CWC. This sir, is the performance of this government.

As far as their policy towards the Muslim world is concerned sir, I have already initially stated to you that the Prime Minister as well as the supra Foreign Minister have been visiting the Gulf and other muslim countries, trying to get a hand out and every second day there is a news item which is there in the press that the IDB is going to bail Pakistan out, that a loan is forth coming but then by one form or another it is always linked up to what position the G-8 and the G-7 have taken, to what position the United States has taken. Where is Pakistan's policy towards the Muslim countries? Where is that policy that whereas they went to Saudi Arabia to try and get aid from there and they had to come back without any aid. Vis-a-vis Iran, they talk about Iran and the Foreign Minister's media reference to Iran in his opening statement and he made a reference to the Minister of State visiting Iran and meeting the President of Iran. But look at the news reports today. What reply has the Iranian Foreign Minister and the Iranian President given? They have said we are totally unconvinced by Pakistan's arguments. We are totally unconvinced by Pakistan's position vis-a-vis the detained diplomats of Iran and they are talking about having friendly and good relationship with Iran. This government, this regime has isolated Pakistan totally, cut off Pakistan from its neighbours, cut off Pakistan and isolated it and put it in a water tight compartment in the international community.

Now sir, I come to what perhaps is the biggest fiasco of this

government and that is the recent crisis and before I venture on to the recent crisis, through you sir, I would most humbly seek and ask the honourable Foreign Minister to see the statement that he made yesterday on the floor of the House and the statement released by the spokesman of the Foreign Office. I would most humbly through you, sir, ask him to those statements still hold the feet or have they been retracted during the course of the night. Sir, can the Foreign Minister kindly respond, Mr. Chairman, could I have your attention, sir, could the Foreign Minister kindly respond through you that whether his statement on the floor of the House yesterday and the statement made by the spokesman of the Foreign Ministry, do they still hold the feet or have they been retracted during the course of the long dark night. Sartaj sahib, I presume your silence means that they still hold feet or should I take it to mean either way.

Sir, as far as this crises is concerned, it is most unfortunate that to begin with when the first alleged bomber was apprehended by mistake at Karachi, Quaid-e-Azam International Airport and sent back. A news item appeared in the "New York Times" which till today has neither been confirmed nor denied by this Government and it once again shows to what extent this Government takes the people and Parliament into confidence and that news item of the "New York Times" which appeared in the "DAWN" on the 20th of this month stated that two more bombers, two more alleged bombers have been arrested in Pakistan and deported. But we have still not heard, the Government has neither confirmed nor denied that fact that whether the bombers have been arrested or not, that fact still remains to be explained.

Then, sir, we come to the statement of spokesman of the Foreign Office. At about 4 O'clock, the spokesman makes a categorical statement with no

ambiguity whatsoever, the question of ambiguity is clearly given in the 'Nation' of the 23rd, the verbatim misprinted, in which he categorically stated that a missile has hit a target within Pakistan's territory. He has been repeatedly questioned, cross questioned and re-questioned by the international media, by our own local press and he stands firm to his ground and he says; yes, Pakistani territory has been hit, 5 to 6 people have been killed. That is the position that has been taken. The Prime Minister of Pakistan speaks to the President of the United States of America and tells the President of the United States of America over telephone, lodges a protest that your missiles have fallen in Pakistani territory and 5 to 6 Pakistanis, as a consequence of that, have been killed. Then what happens over the telephone line, perhaps only Mushahid knows. But what transpires, may be you were on the conference line, communications are really picked up these days, so, what transpired, we don't know. But we know what came as a consequence. As the consequence of that telephone call we find a total retraction, a total denial that no missile fell in Pakistan's territory, not a single Pakistani was killed within Pakistan's territory and what the honourable Foreign Minister was doing yesterday in his statement was very cleverly missing together various incidents, to try and make it as confusing as the budget, that he used to present. But the basic concrete, harsh reality is that there was a total acceptance. Clinton's telephone call what transpires a total denial.

It is for any sane person to keep in mind that this Government has been following a policy of capitulation throughout, that is the bottom line of their policy. So, what could have transpired in that telephone call, I will leave it at that but after the telephone call , there is a complete reversal of Pakistan's position. And then what do you have sir, you have two officers , the Chief

Secretary of the NWFP and the DG of the IB being summarily sacked , being made escapegoat and what do you have the next day , that is in yesterday's press the DG , IB says

کہ مجھے قربانی کا بکرا بنایا جا رہا ہے۔

the Chief Secretary says that I stand by my story, both of them say that our messages are present in the Prime Minister's House that we faxed , the Chief Secretary says that I said , yes , initial reports are there that a missile fell within Pakistan's territory and that I have directed the political agent to make queries and to report back the exact position. That is the message he says I faxed and that was in interim report and the DG, IB says , that I made no such report whatsoever.

The Government says this. These two gentlemen say this. They demand an inquiry by the judiciary into this matter and I think , we in the Senate demand that the Government should constitute a Committee of this House with equal representation from both sides, to go into this question because sir, this is not an easy matter. This is not a matter that can be just brushed aside, this is a matter which deals with Pakistan's national security. This is a matter which deals with Pakistan's security concern . The Government can not play ping pong with Pakistan , with Pakistan's people , with our security requirement , with our security necessities in such a manner . This is not a ping pong game being played or a table tennis game being played in Liaqat Gymnasium sir.

Then look at the other questions that are being raised and I hope that the Foreign Minister will answer them but I don't think so, because I don't see him taking a single note , Mushahid has been doing that . So, perhaps I should be waiting for a reply from Mushahid and I would I think, address my questions

to Mr. Mushahid Hussain . Then it has been alleged in " The Jang " of the 23rd that this Government had information , prior to the attack. It has been alleged again in the press of the 24th that this Government had prior knowledge. I am not repeating sir, have the patience please. It has been alleged in the press of the 24th that this government had prior knowledge of the attack. It has been alleged in the press of the 24th that the Navy informed the government of the presence of the ships of the United States. Inside or outside Pakistan's territorial waters. The Foreign Minister yesterday said that yes, they had informed us but they did not tell us that they would be firing missiles. I would most humbly sir, ask the Foreign Minister that once your defence forces give you an information that warships of a super power are cruising in your territorial water or just outside of your territorial waters. Is it not incumbent upon you to make a query from that country that as to what is the need of the presence of these warships just outside Karachi? Is that asking too much from this government to ask the Americans that what is the purpose of warships patrolling Pakistan's territorial waters? Did they tell us that they are going to fire cruise missiles from those ships? Do they think, they are insulting the intelligence of the people. Mr. Chairman, despite they claim that they had no knowledge. The spokesman yesterday, it has been reported in yesterday's press, the spokesman of Osama Bin Ladden has said, has insinuated that the missiles have come from the North - West. And he has also gone on to say that they could not have been just dropped from the sky. What does that insinuation need? Has the government bothered to clarify that position? The United States is repeatedly saying that we are going to continue the attacks, that this is just the initiative attack? That the attacks are going to continue. Can this regime turn around and tell the Parliament,

tell the people of Pakistan that what steps have they taken and what steps are they contemplating to take in the coming days to prevent a real terrorist of such a phenominon? These are basic questions sir, that this government has to answer and this government has failed to answer and is failing to answer. I will just take a second more sir and I shall wind up.

Finally sir, we have witnessed yesterday a complete turn about by the Foreign Minister on Pakistan's Afghan policy. A complete turn about, he spoke of instable government in Afghanistan. They have been talking of a stable government. He spoke about sending people across at times. Yes, people have gone across the border. This admission coming for the first time by a Pakistani official and then he further went on to say that the making of this crisis were initiated by the United States. Thereby meaning that the policy pursued and supported by them during the tenure of Zia-ul-Haq on Afghanistan was a folly.

In final conclusion sir, I would say that apart I detach all other failures of foreign policies, I detached them totally but on the single question of statement, statement retraction, statement admission, on this simple question, in any parliamentary form of government, the onus is not placed on functionaries in the bureaucracy. In any parliamentary form of government, the Prime Minister, the Minister concerned must have the moral courage to admit the mistake, take on the responsibility and tender their resignation immediately and this is what the Opposition demands that the Foreign Minister and the Prime Minister should tender their resignation immediately on this issue alone. Thank you, sir.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، جناب خدائے نور ۔

جناب خدائے نور ، جناب چیئرمین، بہت بہت شکریہ، میں تو خیال کر رہا تھا کہ میرا نمبر آخر میں آئے گا لیکن آپ نے پہلے ہی پکار دیا اور رضا ربانی صاحب کی تقریر کے بعد۔ میں شروع اس بات سے کروں گا ہمارے ایک محترم ساتھی نے کھڑے ہو کر یہ کہا کہ اگر فارن پالیسی ہو تو اس پر بحث کی جائے۔ شیخ صاحب نے یہ بات کہی تھی۔ میں ان سے یہ کہوں گا اس بات پر کہ وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر یہ کہیں کہ اگر آج فارن پالیسی نہیں ہے تو کب تھی۔ اگر آج نہیں تو کب تھی یہ بھی اگر وہ بتا دیتے تو شاید ہمیں کچھ تسلی ہو جاتی کہ آج نہیں اس سے پہلے تھی۔ بہرحال میری پارٹی کی یہ پالیسی ہے کہ ہر اچھے کام کو اچھا کہو، برے کو برا کہو۔ اگرچہ میں یہاں حکومتی بنچوں پر بیٹھا ہوں لیکن اسی اصول کے تحت یہ بات کہوں کہ فارن پالیسی ہماری اچھی بھی رہی ہے اور کہیں جلد بازی بھی کی گئی؛ کوتاہی بھی ہوئی ہے لیکن یہ کیوں ہوئی ہے کیسے ہوئی ہے میں یہی کہوں گا کہ پچھلے دس سال کا مارشل لاء کا دور، ضیاء الحق کا دور، افغان پالیسی یہ سب وہاں سے ہوتا ہوا آج تک وہی چلا آ رہا ہے۔

(مداخلت)

جناب خدائے نور ، وہ تو میں نے پہلے کہہ دیا۔ میں پچھلا پورا دور لگا رہا ہوں۔ وہ تو میں نے کہہ دیا کہ اگر پالیسی پہلے تھی تو وہ ہمیں بتا دیا جائے۔ نہ پہلے تھی نہ اس کے بعد رہی۔ اب اس وقت یہ ایک فیشن بن چکا ہے جناب چیئرمین، اگر مجھے کہیں ٹھوکر لگ جائے میں گر جاؤں تو کہوں گا کہ یہ پاکستان ہے۔ یہ فیشن بن چکا ہے کہ ہماری فارن پالیسی بالکل کچھ نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں فارن پالیسی حالات کے مطابق ہوا کرتی ہے۔ جیسے حالات ہوں آپ اسی کے مطابق فارن پالیسی مرتب کریں گے۔ ہمارے ہمسایہ ممالک سے اگرچہ کچھ ان بن ہے۔ اگرچہ کچھ اچھے تعلقات نہیں ہیں لیکن اس پر یہ کہہ دینا کہ یہ ہماری ہی کمزوری ہے، پاکستان کی کمزوری ہے موجودہ حکومت کی کمزوری ہے، تو یہ زیادتی ہوگی۔ ہماری حکومت نے ہر دور میں ہمیشہ امن کی بات کی ہے۔ ہمسایہ ممالک سے خاص کر انڈیا سے، جنوبی ایشیاء کو امن کا گہوارہ بنانے کے لئے پہل بھی یہاں سے ہوئی ہے موجودہ حکومت سے ہوئی ہے لیکن اگر دوسری طرف سے ہٹ دھرمی ہوتی ہے وہ بات آج کچھ کرتے ہیں کل کچھ اور کریں تو اس پر مورد الزام موجودہ حکومت کو ٹھہرانا میرے خیال میں یہ زیادتی ہوگی۔ ایران کے ساتھ، چین کے ساتھ، اسلامی ممالک کے ساتھ، میرے

دوست ربانی صاحب نے بھی یہی بات کی ہے، ہمارے تعلقات بڑے اچھے ہیں، شروع سے اچھے چلے آ رہے ہیں بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ اکثر یورپین ممالک کے ساتھ ہمارے تعلقات کچھ ایسے خراب نہیں ہیں اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ کوتاہی بھی ہے، غلطیاں بھی ہوئی ہیں تو اس کی نشاندہی کرنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔

میں فارن منسٹر صاحب سے یہ ضرور کہوں گا کہ جو ہماری ایمبیسیاں ہیں، سفراء ہیں، قونصل جنرلز ہیں، جہاں جہاں ہیں، ان کی وجہ سے، ان کی نااہلی کی وجہ سے، وہاں پر عیش و عشرت کی زندگی گزارنے کی وجہ سے آج یہ بات ہمیں سننی پڑتی ہے۔ یہ ان کی کمزوری ہے لیکن ہماری حکومت یا تو سیاسی مصلحت کے تحت یا کسی اور بات کی وجہ سے اس طرف توجہ نہیں دے رہی ہے۔ میں تو یہ کہوں گا جناب وزیر خارجہ صاحب سے کہ یہ جتنی بھی اس وقت آپ کی ایمبیسیاں ہیں یا وہاں پر جو ہمارے سفراء صاحبان ہیں ان کی تقرری کا، ان کی کارکردگی کا از سر نو جائزہ لیں۔ ان کو وہاں عیش و عشرت کی زندگی بسر نہیں کرنی چاہئیے۔ وہ ملک و قوم کا ایک نمائندہ وہاں بیٹھا ہوا ہے۔ میں آپ کو یہ کہوں گا کہ وہاں سے جو بھی پاکستانی یہاں آتا ہے اپنے سفیر کی کوتاہی اور اس کی شکایات یہاں لے کر آتا ہے کہ وہ ہمیں پوچھتا ہی نہیں ہے، ملتا ہی نہیں ہے۔ اب یہ فارن پالیسی کا ایک حصہ ہے۔ آپ ایک چیز کو تو پکڑ لیتے ہیں، ایک چیز پر بات کرتے ہیں لیکن جو اصل پہلو ہے اور اچھا پہلو ہے اس کو آپ نظر انداز کر دیتے ہیں۔

جب آپ دھماکہ کر رہے تھے، یہی کلنٹن، یہی مغربی ممالک فون پر فون کر رہے تھے کہ یہ آپ نہ کریں، ہم سے پیسے لیں، جتنا آپ کو چاہئیے وہ لیں لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ میاں صاحب کی خارجہ پالیسی ہی تھی کہ انہوں نے کہا کہ نہیں ہمیں پیسے کی ضرورت نہیں ہے، ہمیں اپنی سالمیت کی ضرورت ہے، ہم اپنی سالمیت پر کام کریں گے، پاکستان کی سالمیت عزیز ہے۔ انہوں نے اس پیسے کو ٹھکرایا۔ ہم جو یہ کہہ رہے ہیں اور آپ بھی کہہ رہے ہیں، سب یہ کہہ رہے ہیں کہ ہماری اقتصادی حالت خراب ہے، کیوں کہہ رہے ہیں؟ وہ پیسے لے لیتے تو شاید حالت خراب نہ ہوتی لیکن وہ پالیسی تھی، ملک کی پالیسی تھی، حکومت کی پالیسی تھی کہ پیسوں سے ہمیں ملک زیادہ عزیز ہے۔ آج آپ سرخرو ہیں، آج آپ اقوام عالم میں ایک مقام رکھتے ہیں۔ یہ آپ کی فارن پالیسی تھی۔ آپ ایک اچھے کام کو اچھا کام کہیں لیکن صرف یہ کہہ دینا کہ یہ نہیں ہوا اور یہ نہیں ہو رہا ہے، CTBT پر دستخط ہو رہے ہیں، نہیں ہو رہے ہیں۔ جناب والا! یہ بھی حالات کے

مطابق ہی ہوں گے۔ جس وقت CTBT کا موقع آئے گا جیسے پہلے بھی کہا کہ انڈیا کے ساتھ ہم نے اپنے آپ کو منسلک کیا تھا۔ اب بھی کہتے ہیں کہ حالات کے مطابق دیکھیں گے لیکن ہم نے اپنا لوہا منوایا اب CTBT کوئی معنی نہیں رکھتا۔ ہم نے ان کو منوایا کہ ہمارے پاس وہ طاقت ہے۔

جناب والا! اب افغانستان کے issue پر آتا ہوں ۔ جیسے میں نے کہا کہ یہ افغانستان کا issue پچھلے دور سے چلا آ رہا ہے۔ اس میں تھوڑی بہت غلطی موجودہ حکومت کی ضرور ہے۔ ہم نے بغیر سوچے سمجھے طالبان کی حکومت کو سب سے پہلے تسلیم کر لیا اور آج ہم یہ کہہ رہے ہیں۔ یہ بات ہمارے وزیرخارجہ صاحب کی بھی ہے کہ وہاں ہم چاہتے ہیں کہ ایک مستحکم حکومت ہو ۔ اس سے اندازہ یہی ہوتا ہے کہ موجودہ حکومت مستحکم نہیں ہے اور اگر موجودہ حکومت مستحکم نہیں تھی تو آپ نے تسلیم کیوں کیا ؟ آپ نے جلد بازی سے کیوں کام لیا ؟ ہم بھی یہ چاہتے ہیں کہ وہاں ایک مستحکم حکومت ہو ،عوامی حکومت ہو ، لوگوں کی رائے کے مطابق حکومت ہو ۔ افغانستان کے اثرات ، جو کچھ بھی وہاں ہو ، ہم پر بھی پڑیں گے ۔ ہماری سرحد ان کے ساتھ منسلک ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ ان کے ساتھ رویئے پر نظرثانی کی ضرورت ہے ۔

افغان مہاجرین کی یہاں بھرمار ہے۔ میں موجودہ حکومت کو نہیں کہوں گا کہ ان کے دور میں یہ بھرمار ہوئی۔ یہ ضیاء الحق کے دور میں آئے ہیں ۔یہ تیس لاکھ، پچاس لاکھ افغان مہاجرین جو یہاں آئے یہ ضیاء الحق کی پالیسی تھی ۔اب آپ ان کو فوری طور پر نہیں نکال سکتے حالانکہ ان سے ہم زیادہ متاثر ہیں یعنی بلوچستان ہی متاثر ہو رہا ہے ۔ شاید پنجاب، سرحد اور سندھ نہیں ہو رہا ہے لیکن ہم پھر بھی یہ کہتے ہیں کہ ہم ان کو نکال نہیں سکتے ہیں۔ اس پالیسی کو آپ موجودہ حکومت کے سر نہ تھوپیں ۔یہ نہ کہیں کہ موجودہ حکومت کے دور میں یہ سب کچھ ہوا ۔

ایران سے ہمارے تعلقات میں، میں یہ تو ضرور کہوں گا کہ پہلے سے بھی زیادہ اچھے ہیں۔ اگر لوگ یہ کہتے ہیں کہ اچھے نہیں ہیں، ہاں یہاں کچھ ایسے واقعات ہوئے جن کا اس پالیسی سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔فرقہ واریت شیعہ سنی فسادات یہاں ہوئے لیکن کس نے کرائے ؟ کون کرا رہا ہے یہ سب کو معلوم ہے لیکن ہمارے اور ایران کے درمیان دوستی میں پہلے سے زیادہ مضبوطی ہے ۔ کل کی بات ہے کہ ایرانی صدر نے کہا کہ یہ چیزیں ہماری دوستی میں رکاوٹ نہیں بن سکتیں ۔

ہم چاہتے ہیں کہ انڈیا کے ساتھ تعلقات اچھے ہوں لیکن ہندوستان کو بھی جس سے ہمارا ایک آپس کا تنازعہ ہے ' وہ اس سرگرمی سے باز آئے اور اس کی طرف توجہ دے' وہ تنازعہ حل کرے' میز پر بیٹھ کروہ کشمیر کا مسئلہ حل کرے اور کچھ بھی نہیں۔ کشمیری ہمارے بھائی ہیں۔ آپ بھی کہہ رہے ہیں ہم بھی کہہ رہے ہیں کہ ہزاروں کی تعداد میں وہاں لوگ شہید ہو رہے ہیں۔ چھ سات لاکھ فوج انڈیا نے وہاں بھیجی ہوئی ہے۔جب تک یہ تنازعہ حل نہیں ہوگا نہ آپ کی پالیسی کام آئے گی نہ آپ کی پالیسی بنے گی۔ہماری پالیسی بحیثیت پاکستان کی پالیسی کہ سب سے پہلے ہندوستان کے ساتھ کشمیر کا مسئلہ حل ہونا چاہیئے اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق ' اقوام متحدہ کی قرارداد کے مطابق۔ ہم نہیں چاہتے کہ اس پر جنگ ہو۔ نہ ہی ہندوستان چاہتا ہے کہ جنگ ہو کیونکہ ہندوستان اور پاکستان جنگ کے متحمل نہیں ہوسکتے۔اگر آپ جنگ کی بات کرتے ہیں' یہ بات کرنی بڑی آسان ہے۔ آپ یہ کہیں کہ یہ پالیسی ہو کہ یلغار کرلو کشمیر پر۔ ہم اس کے متحمل ہو نہیں سکتے۔جو پالیسی بنانے والے ہوتے ہیں وہ سوچ سمجھ کر فیصلہ کرتے ہیں کہ ہمیں جنگ کرنی پڑے گی کرنی چاہیئے یا نہیں کرنی چاہیئے۔

جناب والا! میں یہ ضرور کہوں گا کہ پاکستان کی موجودہ حکومت کی خارجہ پالیسی میں کمزوری بہت کم ہے اور اس میں اچھے تاثرات بہت زیادہ ہیں۔ اس سے زیادہ اچھی اور صحیح پالیسی شاید پہلے کسی نے دی ہو ' وہ بھی ہمیں بتا دیں تو میں قائل ہو جاؤں گا۔ کسی نے بھی آج تک کشمیر کے مسئلے کو اتنا اجاگر نہیں کیا جتنا موجودہ حکومت نے کیا۔ میں جناب والا! یہ کہوں گا کہ کشمیر پر ہم نے پاکستان کو داؤ پر لگایا ہے۔ کشمیر کے متعلق جیسے وہ کہتے ہیں کہ اٹوٹ انگ ہے ہم بھی کہتے ہیں کہ کشمیر ہماری شہ رگ ہے۔ لیکن کہنے سے یہ مسائل حل نہیں ہوں گے ' بیٹھ کر بڑے اچھے طریقے سے ' دوستانہ طریقے سے ' ایک ہمسایہ کے ہمسائیگی کے طریقے سے اس مسئلے کو حل ہونا چاہیئے۔ اصل میں ایک ملک کی پالیسی کو اس کے ہمسایہ ممالک کے تناظر میں دیکھا جاتا ہے کہ اس کے ہمسایہ ممالک کی کیا پالیسی ہے۔ ہمارا قریب ترین ہمسایہ ایک ایسا ہمسایہ ہے ' ہندوستان ' جو آج کچھ کہتا ہے کل کچھ اور کہتا ہے۔ اس کا جو بھی وزیر اعظم آیا کسی ایک بات پر نہیں ٹھہرا۔

Mr. Presiding Officer: Please conclude now.

جناب خدائے نور۔ بہرحال جناب والا! میں یہ کہوں گا کہ افغانستان کے بارے میں ہماری پالیسی کچھ واضح ہونی چاہیئے۔ ہماری پالیسی دوسرے ہمسایہ ممالک کے ساتھ اور خاص کر جنوبی ایشیاء کے ممالک کے ساتھ امن پسندانہ ہونی چاہیئے جیسا کہ میاں صاحب نے کہا ہے کہ اس کو مہلک ہتھیاروں سے پاک علاقہ قرار دیا جائے، اس پر اور زور دیا جائے اور اس کو ان لوگوں سے منوایا جائے تاکہ یہ امن کا گہوارہ ہو۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ حافظ فضل محمد۔

حافظ فضل محمد۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم الحمد للہ و کفٰی و سلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی، اما بعد ۔ جناب والا! پاکستان کی خارجہ پالیسی ہماری نظر میں ابتداء ہی سے صحیح بنیادوں پر استوار نہیں ہوئی تھی ۔ جب سے پاکستان بنا اس وقت سے لے کر آج تک پاکستان کا جھکاؤ امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کی طرف حد سے زیادہ بڑھتا چلا آ رہا تھا ۔ اس حد تک تو ہم بھی قائل ہیں کہ پاکستان کے ایک آزاد مملکت کی حیثیت سے پورے دنیا کے ممالک خصوصاً" اسلامی ممالک سے اچھے دوستانہ اور باوقار تعلقات ہونے چاہئیں لیکن مصیبت یہ تھی کہ ہم امریکہ کی حد سے زیادہ چاپلوسی کیا کرتے تھے اور یہی ہماری مشکلات، مصائب کی جڑ تھی ۔ جناب والا! ہم ابتداء سے ہی یہ کہا کرتے تھے کہ امریکہ کبھی بھی ہمارا دوست نہیں ہو سکتا ۔ امریکہ کی اپنی ترجیحات و مفادات ہیں جب تک ان کے مفادات ہم سے پورے ہوتے ہیں تو وہ ہمارا دوست ہے لیکن جب ان کے مفادات کے لئے ہم کارآمد نہیں ہوں گے اس وقت وہ ہمیں ایک ہڈی کی طرح ایک طرف پھینک دے گا۔

جناب والا! جب روس نے افغانستان سے نکلنے کا فیصلہ کر لیا اور وہاں سے نکلا۔ اسی دن سے امریکہ کا رویہ پاکستان کے ساتھ بالکل تبدیل ہو گیا اور ایسے محسوس ہوتا تھا کہ کبھی پاکستان اور امریکہ کے درمیان کوئی تعلقات ہوئے ہی نہیں ہیں اور پاکستان اور امریکہ ایک دوسرے کو جانتے بھی نہیں ہیں۔ اس انداز کو اپنایا۔ اور ہم اس وقت بھی کہا کرتے تھے کہ یہ امریکہ ہو چاہے روس ہو جتنی استعماری اور سامراجی قوتیں ہیں وہ ہمارے دوست نہیں ہو سکتے۔ وہ اپنے مفادات کی خاطر ہمیں استعمال کریں گے اور یہی کچھ ہوا۔ جب ان کے مفادات ہمارے ساتھ وابستہ نہیں رہے تو ان کا رویہ آپ دیکھتے ہیں کہ فوراً سب سے پہلے اس دہشت گردی کا مظاہرہ کیا اور بین الاقوامی

غنڈہ گردی کا ثبوت امریکہ نے فراہم کر دیا۔ ہم نے رقم بھی دی تھی F-16 طیاروں کے لئے اور اس کے باوجود فوراً قانون سازی کر کے ہماری رقم کو بھی روک دیا اور ہمارے طیارے بھی روک دیئے۔ یعنی پوری دنیا میں یہ ایک واحد مثال ہے اس قسم کی بدمعاشی اور غنڈہ گردی کی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کے باوجود پاکستان کا رویہ ان کے ساتھ معذرت خواہانہ ہے اور انتہائی چاپلوسانہ رویہ ہے۔ ابھی تک پاکستان نے ان کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر کبھی اس انداز سے بات نہیں کی ہے کہ بھائی ہم ایک آزاد مسلم ملک ہیں ایک آزاد ریاست ہیں بلکہ اب تو الحمدوللہ ہم ایک ایٹمی قوت بھی بن چکے ہیں اس کے باوجود ہم نے کبھی بھی امریکہ کو یہ نہیں کہا ہے اس انداز سے جو کہنے کا حق ہے ۔جناب عالی! یہ بہت بڑی بدمعاشی ہے یہ حقیقت ہے بہت ہی غلط سلوک ہے۔ دنیا جہاں کے قوانین کو پامال کر کے یہ بھی ایک ستم ظریفی ہے کہ امریکہ پوری دنیا کے لئے جناب عالی! پیمانے بناتا ہے، اخلاقیات کا معیار بھی امریکہ بناتا ہے، قوانین بھی دنیا کے لئے وہ بناتے ہیں اور world order پوری دنیا کے لئے وہ بھی امریکہ بناتا ہے۔ جب بھی کوئی ان کے مفادات کے لئے استعمال نہ ہو رہا ہو، جب ان کے مفادات ختم ہو جائیں تو پھر دنیا کا دہشت گرد بھی بن جاتا ہے۔ یہی لوگ جو کل افغانستان میں لڑ رہے تھے تو یقیناً امریکہ بھی ان کو مجاہد کہا کرتے تھے اور ان کی بہت حد تک امداد بھی کرتے تھے لیکن انہی لوگوں نے جب امریکہ کو challenge کر دیا اور ان کو یہ بتا دیا کہ افغانستان میں ہم اپنی cause کے لئے، اپنے نظریات کے لئے اپنے مفادات کے لئے، اپنے عقیدے کے لئے، اپنی سرزمین کے لئے لڑے رہے تھے تمہارے لئے نہیں لڑ رہے تھے اسی لئے امریکہ کا اب رویہ اس کے خلاف ہو گیا ہے۔ پوری دنیا میں اس کے خلاف دہشت گردی کا propaganda کر رہا ہے بلکہ propaganda تو چھوڑو اب تو ان کے خلاف عملی اقدامات بھی کئے جا رہے ہیں۔ یہی کچھ ہمارے ساتھ بھی شاید ہو جائے جو امریکہ افغانستان اور سوڈان کے لئے کر رہا ہے اور لیبیا کے خلاف کر رہا ہے الجزائر کے خلاف کر رہا ہے۔

جناب عالی! مجھے تو یقیناً اس بات پر دکھ ہے کہ اب دنیا میں نہ اخلاقیات رہی نہ روایات نہ کوئی قانون نہ کوئی منطق نہ کوئی اصول ۔ حتیٰ کہ یہاں بہت سے لوگ ہم دیکھتے ہیں کہ اپنے آپ کو بہت بڑے اصول پرست کہا کرتے ہیں اور اپنے آپ کو بہت بڑے اصول پسند اور اصول کے لئے لڑنے والے کہلواتے ہیں لیکن آج ہم ان کو بھی دیکھتے ہیں کہ وہ اصول کو پامال کر رہے ہیں۔ جناب عالی! دنیا میں جنگ ظالم اور مظلوم کی ہے اور ہر سیاسی جماعت کا یہ بنیادی فرض

ہے کہ وہ مظلوم کا ساتھ دے اور مظلوم کے لئے آواز اٹھائے یہی لوگ جب روس زندہ تھا روس کے کچھ عالمی مفادات تھے سیاسی لحاظ سے، امریکہ کے ساتھ عالمی سطح پر، تو یہ لوگ فلسطین کا مسئلہ بھی اٹھاتے تھے، کشمیر کا مسئلہ بھی اٹھاتے تھے، دنیا جہاں میں جو امریکہ کے خلاف کہیں بھی کوئی تحریک ہوتی تھی تو یہ لوگ ان کی حمایت کرتے تھے لیکن جب سے روس کا خاتمہ ہوا ہے جب سے روس زوال پذیر ہوا ہے اس کے بعد چوں کہ وہ روس نہیں رہا وہ نعرہ نہیں رہا امریکہ کے خلاف روس کے مفادات نہیں رہے اب وہ لوگ بھی خاموش ہو گئے۔

افسوس کی بات تو یہ ہے کہ جب بھی کوئی یہاں خارجہ پالیسی پر بات ہوتی ہے تو سب سے پہلے افغانستان کو سامنے لایا جاتا ہے کہ افغانستان کے حوالے سے پاکستان کی پالیسی اس طرح ہے۔ افغانستان کے حوالے سے پاکستان نے غلط پالیسی اپنائی ہے۔ جناب عالی! ہمیں یہ بتایا جائے کہ فارن پالیسی ایک ملک کے حوالے سے تشکیل پاتی ہے ایک سیاسی جماعت کے جو مخصوص نظریات ہیں اس کے حوالے سے ملک کی خارجہ پالیسی تشکیل نہیں پاتی ہے۔ میں مانتا ہوں کہ بہت سے لوگوں کے اپنے مخصوص سیاسی نظریات کے حوالے سے پاکستان کی خارجہ پالیسی جو افغانستان کے بارے میں انہوں نے اپنا رکھی تھی یقیناً ان سیاسی جماعتوں کے مخصوص نظریات کے حوالے سے وہ پالیسی غلط تھی لیکن آپ ملک کے حوالے سے بتائیں کہ اگر پاکستان اس پالیسی میں افغان مجاہدین کی حمایت نہیں کرتے تو کیا پوری دینا کے لئے ایک واضح حقیقت نہیں ہے کہ روس افغانستان کے لئے نہیں آیا تھا۔ وہ گرم پانی پر پہنچنے کے لئے آیا تھا۔ وہ پاکستان کو ہضم کرنے کے لئے آیا تھا۔ وہ مشرقی وسطیٰ پر قبضہ کرنے کے لئے آیا تھا۔ وہ تیل کے مراکز پر، ذخائر پر قبضہ کرنے کے لئے آیا تھا۔ وہ گرم پانی کی بندر گاہوں تک پہنچنے کے لئے آیا تھا۔ وہ اس لئے نہیں آیا تھا کہ افغانستان کے انتہائی پسماندہ دور دراز مشکل گزار پہاڑوں پر قبضہ کرے۔ اس کی روس کو کوئی ضرورت نہیں تھی۔ وہ پاکستان کو ہضم کرنے کے لئے آیا تھا۔ جناب عالی! یہ حقیقت ہے۔

ایک پاکستانی کی حیثیت سے قطع نظر اس سے کہ میرا تعلق کس جماعت سے ہے اس وقت یہ پالیسی بالکل صحیح پالیسی تھی کہ افغانستان کی جنگ میں اخلاقی سیاسی اور اسلامی ہر لحاظ سے پاکستان افغانستان کے مظلوم اور مفلوک الحال عوام کی حمایت کرتا۔ یہ پاکستان کا فرض بنتا تھا۔ عجیب بات ہے یہی اصول اگر اپنایا جائے کہ ہر طاقتور کو ایک غریب پر قبضہ کرنے کا حق دیا

جائے تو جناب عالی ! یہ پچاس سال سے امریکہ کو گالیاں کس بنیاد پر دے رہے تھے ۔

جناب عالی ! ہم اسرائیل کے کیوں خلاف ہیں۔ ہم اسرائیل کو کیوں برابھلا کہتے ہیں اور اسرائیل کو دہشت گرد کہتے ہیں اور اسرائیل کو ناجائز قابض کہتے ہیں ۔ اس لئے کہ وہاں کے عوام کی مرضی کے بغیر وہ مسلط ہو کر وہاں کی زمین پر قبضہ جما رہا ہے۔ وہاں کے جغرافیہ اور ان کے تمام نظام پر قبضہ جما رہا ہے۔ جناب عالی ! ہم پھر کس اصول کی بنیاد پر، کس دلیل کی بنیاد پر ' کس فلسفہ کی بنیاد پر بھارت کے خلاف کہیں گے ' دلیل پیش کریں گے کہ بھارت نے کشمیر کے مظلوم عوام پر غاصبانہ قبضہ جما رکھا ہے ' کس دلیل کی بنیاد پر۔ یہی اصول ہے دنیا میں ۔ افغانستان میں بھی جب روس نے ظالمانہ ' جابرانہ' ٹینکوں کے بل بوتے پر راتوں رات قبضہ کر کے پچیس ہزار افغانی مسلمانوں کو ایک ہی رات میں شہید کر کے وہاں پر قبضہ جمایا تو وہ قبضہ کس دلیل کی بنیاد پر جائز تھا۔ مجھے تو تعجب ان لوگوں پر ہے کہ اس قبضے کو تو جائز سمجھ رہے تھے' اس حکومت کو تو خوش آمدید کہا کرتے تھے۔ وہ حکومت جو قابض' ظالم' جابر' مسلط شدہ ' وہاں کے عوام کی مرضی کے خلاف تھی اس کے آنے پر تو وہ خوشیاں مناتے تھے' وہ مٹھائیاں تقسیم کرتے تھے' وہ رقص کیا کرتے تھے' کن اصولوں کی بنیاد پر مجھے بتایا جائے کہ وہ کونسی منطق ہے' کونسے اصول ہیں' کیا وہ بین الاقوامی اصول ہیں یا سیاسی اصول ہیں' کیا اخلاقیات ہیں' کیا کوئی منطق ہے' کس دلیل کی بنیاد پر ان کو خوش آمدید کہا کرتے تھے۔

آج بھی پوری دنیا میں یہی ظالم و مظلوم ہیں ' حالانکہ جمیعت علماء اسلام وہ سیاسی اور دینی جماعت ہے جس پر یہ لیبل لگایا جاتا تھا' ہم پر یہ الزام ہمیشہ لگایا جاتا تھا کہ یہ سرخ مولوی ہیں' یہ کمیونسٹ مولوی ہیں' یہ روس نواز مولوی ہیں لیکن جب افغانستان میں روس نے ناجائز قبضہ کر لیا ' کسی بھی دلیل کی بنیاد پر وہ قبضہ نہیں تھا تو ہم نے ان کی مخالفت کی' مخالفت نہیں بلکہ ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ آج بھی ہم اسی مقام پر کھڑے ہیں۔ ہم اس وقت بھی کہا کرتے تھے کہ یہ دو عالمی سامراج ہیں' یہ کسی بھی صورت میں ہمارے دوست نہیں ہیں۔ وہ ہمارے وسائل لوٹنے کے لئے ہمارے پاس آتے ہیں۔ وہ ہمارے وسائل سے اپنے ممالک میں محلات بنانے کے لئے ہمارے یہاں قبضہ جماتے ہیں۔ ہم اس وقت بھی ان کے خلاف تھے۔ جناب عالی ! انہی اصولوں کی بنیاد پر ہم انگریزوں کے خلاف بھی لڑتے تھے۔ اگر وہ لوگ جو انگریزوں کے خلاف تحریک آزادی کے بارے میں بڑے فخر سے کہا کرتے ہیں کہ ہم اس تحریک آزادی کے ہیرو ہیں' ہم بھی مانتے

ہیں کہ شاباش تم نے انگریزوں کے خلاف یقیناً تحریک آزادی میں بہت بڑا حصہ لیا اور بہت بڑا کردار ادا کیا ہے، تو انگریزوں کے خلاف ہماری تحریک آزادی کا کیا جواز تھا۔ اس وقت بھی تو یہی اصول کارفرما تھا کہ ایک ظالم اور جابر بدمعاش نے ایک بہت ہی دور دراز علاقے سے جاکر وہاں غریب اور مظلوک الحال، ایک کمزور ملک پر قبضہ جما رکھا تھا۔ ہم اس وقت سو سال سے، ڈیڑھ سو سال سے تحریک آزادی چلا رہے تھے انہی اصولوں کی بنیاد پر۔ ہم یہی کہتے تھے اور اب بھی کہتے ہیں کہ ایک طاقتور کو کسی بھی صورت میں یہ حق نہیں پہنچتا کہ ایک غریب پر اس طرح ظالمانہ قبضہ جمائے۔

جناب عالی! ہم آج بھی ان تمام سیاسی جماعتوں سے یہی درخواست کرتے ہیں کہ آپ ان اصولوں کو اپنائیں، جہاں بھی ہوں۔ ظالم اور مظلوم کی بنیاد کو پرکھا اور ظالم اور مظلوم کے معیار کو برقرار رکھا جائے۔ اس کی بنیاد پر کسی کی مخالفت ہو، یا کسی کی حمایت ہو، اسلام ہمیں یہ بتاتا ہے کہ مظلوم چاہے کافر بھی کیوں نہ ہو، مظلوم چاہے جو بھی ہو، اس کی حمایت ہونی چاہیئے، اس کی حمایت کرنی چاہیئے۔ کشمیر میں ایک طرف مظلوم ہے اور دوسری طرف مسلمان ہے تو ان کی حمایت کرنا ہمارا ہر لحاظ سے فرض بنتا ہے اور افغانستان میں جو ہم ان کی حمایت کیا کرتے تھے وہ بھی ان دو بنیادوں پر، بین الاقوامی اصول پامال ہوئے تھے۔ وہاں کے مظلوم عوام تھے اور وہاں مسلمان تھے تو مظلومیت کے حوالے سے بھی، مسلمان ہونے کے ناطے بھی، بین الاقوامی اصول کے ناطے بھی ہم اس کی حمایت کرتے تھے اور آج تک بھی ہم کرتے ہیں۔

جناب عالی! ایک طرف تو یہ اصول ہے کہ جب بھی کوئی اٹھتا ہے یہی بات کہتا ہے کہ کسی کو بھی کسی کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی کا حق نہیں ہے۔ پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ وہاں طالبان کیوں دوستوں کو شامل نہیں کرتے، کیوں مسعود کو شامل نہیں کرتے، کیوں فلاں کو شامل نہیں کرتے۔ بھئی اب افغانستان کا اپنا اندرونی معاملہ ہے۔ تمہیں کیا حق ہے، یہ حق تمہیں کس نے دیا ہے کہ آپ طالبان کو یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ دوستوں کو بھی شامل کرو، مسعود کو بھی شامل کرو، مالک کو بھی شامل کرو۔

اگر اسی طرح نواز شریف کو کوئی مشورہ دے کہ بھئی اپوزیشن کے جو لیڈر ہیں ان کا مطالبہ ہے کہ یہاں قومی حکومت بنائی جائے تو آپ پھر ایسا کریں کہ اپوزیشن کی تمام جماعتوں کو حکومت میں شامل کریں۔ تو پھر ہم کسی کو یہ حق دیتے ہیں۔ یہ فوراً اس کے منہ پر تھپڑ ماریں

گے کہ تو کون ہے کہ ہمارے اپنے اندرونی معاملات میں مداخلت کر کے یہ ہمیں مشورے دیتے ہو کہ بھئی فلاں کو بھی شامل کرو۔ ایک ملک میں حکومت کی جو تشکیل دینا ہے وہ اس ملک کا اپنا اندرونی معاملہ ہے اس میں کسی کو بھی کوئی حق نہیں ہے کہ وہ انہیں بتائے کہ تم فلاں جماعت کو بھی اپنے ساتھ لو۔

جناب والا! عجیب بات ہے کہ افغانستان کی سر زمین پر جب ایک خلا سا پیدا ہو گیا، وہاں پر کوئی حکومت نہیں تھی ۔ وہاں پر یہ حالت تھی کہ ہر ایک ایک بل پر الگ الگ حکومت قائم تھی اور دنیا جہان کی بدامنی، لوٹ مار، عصمت دری گویا ہر قسم کی برائی وہاں پر ہو رہی تھی۔ اس وقت کوئی نہیں بولتا تھا کہ بھئی ہندوستان کے اندر یہ معاملات کیوں ہو رہے ہیں ۔

جناب والا! جب طالبان کی ایک تحریک اٹھی اور انہوں نے قربانیاں دے کر افغانوں کو متحد بھی کر لیا اور انہیں منظم بھی کیا، لیکن اب لوگ کیوں شور مچاتے ہیں کہ بھئی تم فلاں کو بھی شامل کرو۔ یہ میرے خیال میں ان کے اپنے اندرونی معاملات میں دخل اندازی ہے۔ جناب والا! ہم انہیں کہتے ہیں کہ بھئی افغانستان کے معاملے میں آپ اتنے پریشان ہیں اور ان کو ایسے مشورے دیتے ہیں کہ وسیع البنیاد حکومت ہو ۔ بھئی جو اس طرح کی قربانیوں سے حکومت آتی ہے وہ وسیع البنیاد حکومت نہیں ہوتی۔ آپ پوری دنیا میں ایسی کوئی مثال نہیں دے سکتے کہ ایک حکومت انقلاب کے ذریعے بنی ہو اور وہ وسیع البنیاد بھی ہو، ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔

جناب والا! وہاں انقلاب کے ذریعے سے حکومت قائم ہوئی ہے ۔ یہ جو آج مشورے طالبان کو دے رہے ہیں، وہ اس وقت کیوں نہیں دے رہے تھے۔ نور محمد ترکئی کو، حفیظ اللہ امین کو، ببرک کامل کو، ڈاکٹر نجیب کو یہ مشورے کیوں نہیں دیا کرتے تھے کہ افغانستان کی عوام سو فیصد تمہارے خلاف ہے۔ ان کو آپ ان کی مرضی کے مطابق حکومت کی تشکیل کرنے دیں یا یہ حکومت استعفٰی دے دے۔

جناب والا ! یہ فلسفہ اور منطق میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہے ۔ الجزائر کے لئے بھی یہی لوگ زیادہ شور کیوں نہیں مچاتے تھے۔ الجزائر میں کتنا بڑا ظلم ہوا۔ جناب والا! میں اپنے وزیر خارجہ سے درخواست کرتا ہوں کہ کم از کم ایک مسلمان ملک ہونے کے ناطے اور جو وہاں پر ظلم ہوا ہے، جناب یہ حقیقت ہے کہ وہاں اتنا بڑا ظلم ہو۔ کہ ۸۵ فی صد سیٹیں ایک دینی جماعت نے حاصل کیں اور حکومت کے زیر نگرانی انتخابات ہوئے ۔ جو ان کے مخالف حکومت تھی انہی کی نگرانی

میں ، یہ بالکل اپوزیشن میں تھے، ان کے پاس کوئی اقتدار یا اختیار نہیں تھا لیکن انہوں نے جب ۸۵ فی صد سیٹیں حاصل کر لیں۔ دنیا جہاں کے پاس کوئی دلیل اور جواز نہیں تھا ۔ امریکہ نے وہاں پر مٹھی بھر پٹھو فوجیوں کو مسلط کر کے اور ان کو Islamic Liberation Front کو غیر قانونی قرار دے دیا ۔ ان کو نا اہل قرار دے کر ان کے خلاف کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ آج بھی اخبارات میں آپ پڑھتے ہیں کہ وہاں پر بستیوں کی بستیوں کو انہوں نے اڑا دیا۔ وہاں کے فوجی جب کسی بستی میں جاتے ہیں تو پوری بستی کو جلا کر راکھ کر دیتے ہیں۔ ان کے مرد، بوڑھے ، بچے ، جوان ، عورتیں سب کو ذبح کر کے چلے جاتے ہیں۔ تو دنیا میں کوئی ان کے لئے آواز نہیں اٹھاتا ۔ یہی امریکہ بدمعاش ہے ۔ جب ان کے سفارتخانے پر حملہ ہوتا ہے تو پھر دو ہزار میل دور سے ہم پر کروز مزائل داغتے ہیں مگر الجزائر میں جو ظلم اور بربریت جو چنگیزیت ، جو جبر و استبداد کا مظاہرہ ہو رہا ہے وہ امریکیوں کی سرپرستی میں ہو رہا ہے۔

جناب عالی فلسطین ہمارے سامنے ہے ۔ روز آپ ٹی وی پر وہ مناظر بھی دیکھتے ہیں کہ یہودی بستیوں کو کس طرح ظالمانہ طریقے سے وہاں پر مسلط کیا جا رہا ہے۔ یہ فلسطین کی آبادی کو منتشر کرنے کے لئے ایک سازش ہے اور ایک باقاعدہ پروگرام ہے۔ اس کے لئے یہ لوگ آواز کیوں نہیں اٹھاتے ہیں۔ صرف ایک طالبان ان کی نظر میں ہیں کہ جہاں بھی بات آ جاتی ہے تو فوراً طالبان کے پیچھے پڑ جاتے ہیں کہ یہ طالبان ہیں ۔

طالبان کچھ نہیں کریں گے۔ ان کے کوئی غلط عزائم نہیں ہیں۔ طالبان اپنے ملک کو صحیح کرنے کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ یہ ایک تحریک جو اٹھی ہے وہ انشاء اللہ پاکستان کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ پاکستان اور طالبان کے درمیان ایک دوستی ہے۔ ان لوگوں کو اس لئے بھی کچھ تکلیف ہو رہی ہے۔ جناب عالی! کچھ لوگ جو افغانستان میں برسر اقتدار آئے ربانی کی شکل میں، جب انہوں نے کابل کو دبایا ۔ پاکستان کے خلاف سازشوں کا ایک مرکز اور ایک اڈہ بنا دیا تو وہ لوگ خوش تھے۔ وہاں بھارت کے ایجنٹ جاتے تھے، مشورے کیا کرتے تھے۔ وہاں منصوبے اور سازشیں بنائی جاتی تھیں۔ پاکستان کے خلاف تو وہ خوش تھے لیکن جب وہ اڈہ ختم ہوا ۔ اب کابل میں پاکستان کے خلاف کوئی سازش نہیں ہو گی۔ وہاں کوئی سازشی جا بھی نہیں سکتا کابل میں۔ as a Pakistani ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ طالبان کی حمایت کرے اس وجہ سے کہ پاکستان کا ایک ہزار میل پر مشتمل بارڈر بالکل پر امن ہو گیا ہے۔ اب ہمیں اس طرف سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔

یہ پاکستان کے حق میں ہے۔ پاکستان نے اگر اس جہاد کی حمایت کی ہے تو ایک بارڈر کو محفوظ کر لیا اور ایک مورچہ کو استعمال کر کے اپنے آپ کو محفوظ کر لیا۔ یہ ہر پاکستانی کا فرض ہے کہ وہ طالبان کی حمایت کرے ۔ ورنہ آئیں ہمارے ساتھ دلائل پر بات کریں اس حوالے سے ۔ مصیبت یہ ہے کہ ہمارے ملک میں جو بھی سیاسی جماعت ہوتی ہے وہ ملک کی پالیسی کو بھی اپنے نظریات کے آئینے میں دیکھتی ہے۔ وہ اپنے نظریات کو چھوڑ کر پاکستان کے حوالے سے دیکھے کہ پاکستان کے مفادات سلامتی اور تحفظ کس پالیسی میں ہے۔ ہمارے تعلقات کس ملک کے ساتھ کس نوعیت کے ہونے چاہئیں۔

جناب عالی ! ہم بالکل پاکستان کی خارجہ پالیسی کے ہر نکتہ کی حمایت نہیں کرتے لیکن یہ بھی نہیں ہے کہ سو فی صد ناکام ہے اور یہ بھی نہیں ہے کہ سو فی صد کامیاب ہے۔ کچھ نشیب و فراز ضرور اس میں ہیں اور ہمارا شکوہ یہ تھا ، ہم جو کہا کرتے تھے ، وہ وقت نے ثابت کر دیا کہ امریکہ ہمارا دوست نہیں ہو سکتا ہے۔ امریکہ نے ہمارے ساتھ یہ دشمنی کی ہے ۔ جناب یہ تو ایک واضح حقیقت ہے کہ F16 طیاروں پر انہوں نے قبضہ جما رکھا ہے۔ بدمعاشی کر رہا ہے پیسے بھی نہیں دے رہے، طیارے بھی نہیں دے رہے تو کیا پاکستان کے ساتھ ایک دوست ملک اس طرح کر سکتا ہے۔ یقیناً نہیں کر سکتا۔ انہوں نے ۶۵ء میں بھی ہمیں دھوکہ دیا ۔ ۷۱ء کی جنگ میں بھی انہوں نے دھوکہ دیا۔ ایک دفعہ نہیں اب تو ہمارے ذمہ دار لوگوں نے بھی یہ محسوس کر لیا ہے۔ بلکہ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ بھائی امریکہ نے ہمارے ساتھ کوئی وفاداری نہیں کی ہے۔ بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمیشہ غداری کی ہے۔ اب بھی امریکہ کا رجحان بھارت کی طرف ہے۔ ہم سے زیادہ وہ بھارت کو ترجیح دیتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: تقریر ختم فرمائیے گا۔

حافظ فضل محمد: جناب چند منٹ اور ۔ جناب عالی اس میں کوئی شک نہیں کہ ذاتی طور پر حقیقت یہ ہے کہ میں شکوک وشبہات میں مبتلا ہوں کہ ابھی یہ جو CTBT کا معاملہ چل رہا ہے اس حوالے سے جو ہمارے صاحبان امریکہ جا رہے ہیں۔ بہت دوڑ لگا کے جا رہے ہیں۔ ہمیں امریکہ جانے کی کیا ضرورت ہے؟ اگر امریکہ کو یہ ضرورت ہے کہ اس فارمولے پہ تم دستخط کر دو، ایٹمی عدم پھیلاؤ پہ دستخط کر دو تو اس سلسلے میں وہ ہمارے پاس آئے۔ ہمیں کیا ضرورت ہے کہ

واشنگٹن کے دورے کرتے ہیں اور ان کے در پہ جاتے ہیں، چاپلوسی کر کے ان سے بھیک مانگتے ہیں۔ ہمیں کوئی ضرورت نہیں جانے کی اور ہمیں یہ خدشہ ہے کہ امریکہ اب پاکستان کو اس پہ مجبور کررہا ہے کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کر دو۔ میں انتہائی وثوق سے کہتا ہوں کہ اگر پاکستان نے اس پر دستخط کر دیئے تو وہ دن پاکستان کی تباہی کا ہوگا اور پھر یوں سمجھنا کہ ہم آزاد ہوئے ہی نہیں تھے، یوں سمجھنا کہ ہم نے ایٹمی دھماکہ کیا ہی نہیں تھا۔ ہم اس پوزیشن میں جائیں گے جس پر ہمارے پاس کچھ نہیں تھا۔ جب وہ ہم سے دستخط کرائیں گے۔ یقین ہے کہ دنیا میں ابھی طاقت کا توازن برابر نہیں ہے۔ ہم امریکہ کو یہی کہیں کہ جب ہمارے تمام حوالوں سے، ایٹمی طاقت کے حوالے سے، دوسرے جنگی سازوسامان کے حوالے سے ہم آپ سے ایک انچ اوپر جائیں گے تو اس وقت ہم دستخط کریں گے۔ یہ کہاں کا فارمولا ہے کہ تمہارے پاس دنیا جہان کے جنگی سازوسامان موجود ہیں، تمہارے پاس جدید ٹیکنالوجی کی ہر چیز موجود ہے اور ہم نے ابھی بمشکل ایک مرحلہ طے کیا ہے۔ تم نے ہزار درجے طے کئے اور ہمیں نیچے والے درجے پر ہی رکھ کر، مجبور کر کے ہم سے دستخط کرانا چاہتے ہیں۔ یہ کہاں کا فلسفہ ہے؟ یہ اپنی بالا دستی کو ہم سے منوانے کے لئے دستخط کروانے کا فارمولا ہے۔

جناب عالی! پاکستان کے عوام مکمل طور پر اس کے خلاف ہیں۔ ہم اپنے ذمہ داروں سے بھی یہ کہتے ہیں کہ اس سے اجتناب کیا جائے ورنہ یہ پاکستان کا خدا نخواستہ ایک تاریک دن ہوگا۔ اللہ نہ کرے۔ ہم انکو ابھی سے کہتے ہیں کہ سی ٹی بی ٹی پر قطعاً دستخط نہ کریں۔ کچھ بڑے بڑے سیاستدان جو اپوزیشن لیڈر ہیں ان کے بھی اس قسم کے بیانات آتے ہیں کہ اس پہ دستخط ہونے چاہئیں۔ جناب عالی یہ فلسفہ ہمیں یا قوم کو سمجھائیں کہ اس میں یہ بھلائی ہے اور ہماری سلامتی کا یہ تحفظ ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مسٹر پرویز رشید صاحب۔

حافظ فضل محمد: میں آپ کا مشکور ہوں۔ بہرحال کچھ باتیں تو رہ ہی گئیں لیکن اہم باتیں میں نے کہہ دی ہیں۔ شکریہ۔

جناب پرویز رشید: جناب چیئرمین! مجھے دو شکریے آپ کے ادا کرنے ہیں۔ ایک تو آپ نے مجھے موقع دیا کہ میں آپ کی وساطت سے اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ دوسرا شکریہ مجھے

یہ ادا کرنا ہے کہ آج صبح جب ایوان میں ہم آئے یہ سوچ کر کہ خارجہ پالیسی پر بحث کی جائے گی تو یہاں کا ماحول ایسا تھا کہ Voice of America اور آکاش وانی کی زبان بولنے والے اور واشنگٹن اور دہلی کی جانب سے پاکستان پر گولہ باری کرنے والے، کھیوڑہ کی گولیوں کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ نے مہربانی کی دوبارہ ہاؤس کو اس کے اصل مقصد کی طرف لائے۔ اس پر بھی مجھے آپ کا شکریہ ادا کرنا ہے۔

جناب والا ! موجودہ خارجہ پالیسی جس پر بحث کے لیے ہمارے دوستوں کا اصرار تھا اور جس کے لئے آج کا وقت طے کیا گیا۔ یہ ایک خاص تناظر میں شروع کی گئی ہے کہ حالیہ واقعہ پیش ہوا۔ افغانستان خصوصاً ہمارا برادر ہمسایہ ملک جس کا نشانہ بنا اور جو کچھ حکومت پاکستان کا موقف تھا، اس پر گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ یہ ضروری ہے کہ آج ہم جب گفتگو کریں تو یہ دیکھ لیں کہ تنقید کا آغاز کرنے والے اور ہمارے موقف میں کیا تضادات ہیں۔ آیا وہ خود جو دوسروں کے تضادات کا ذکر کرتے ہیں۔ اپنے طور پر اپنی جماعت کا کوئی یکساں موقف رکھتے ہیں اور مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ جو موقف وہ پاکستانی عوام کے سامنے اختیار کرتے ہیں، جو موقف وہ اس ایوان میں اختیار کرتے ہیں، ان کی جماعت کی سربراہ اس سے اختلاف رکھتی ہیں۔وہ ان کے اس موقف سے متفق نہیں جو ان کی جماعت نے اس ایوان میں اختیار کیا ہے۔

جناب والا، اس کے لئے میں ۲۲ اگست ہفتے والے دن کے "ڈان" اخبار کی ایک cutting جس میں رائٹر کی خبر ہے ۔ یہ خبر پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن کی نہیں جس کا الزام میرے ذمہ لگا دیا جائے۔یہ خبر رائٹر کی ہے ۔بین الاقوامی نیوز ایجنسی کی ہے جس سے گفتگو کرتے ہوئے پاکستان پیپلز پارٹی کی سربراہ نے کہا Ms. Bhutto said, the government should clearly explain that the United States has acted according to its rights under the United Nations charter. یعنی جو کچھ کیا گیا۔ جس پر یہاں پچھلے تین چار دن سے احتجاج بلند کیا جا رہا تھا۔جس کے لئے دوسروں کو ذمہ دار ٹھہرایا جا رہا تھا۔یہاں خود اس موقف کی حمایت کی گئی ۔جناب والا، دوسری جماعت جس کی جانب سے گفتگو کی گئی ۔ جب پاکستان نے چاغی میں ایٹمی دھماکہ کیا اور ہندوستان، جو کبھی بھی مسئلہ کشمیر کو تسلیم نہیں کرتا تھا، جس کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ پاکستان کے ساتھ دھمکیوں کی زبان میں بات کرتے تھے۔وہ ہندوستان کشمیر کے مسئلے پر جب جھک کر گھٹنوں کے بل گرنے لگا تو ایک جماعت کے رہبر کہتے ہیں ۔ جب

کشمیر کا مسئلہ بین الاقوامی ہو گیا جس سے وہ ہمیشہ گریز کرتے تھے تو رہبر صاحب نے فرمایا کہ ہمیں کشمیر پر دو طرفہ مذاکرات ہندوستان سے کر لینے چاہئیں۔یعنی اسی مطالبے کو دہرایا جو مطالبہ واجپائی صاحب کا ہے ۔ اسی مطالبے کو دہرایا جو مطالبہ ایڈوانی صاحب کا تھا۔ تو جو لوگ ایڈوانی اور واجپائی کی زبان بولتے ہیں۔وہ ہماری حب الوطنی کے بارے میں ہم سے سوال کرتے ہیں۔ جناب والا!یہ دوطرفہ تماشا ہے ۔ان کے اس تضاد کو بیان کرنا میرا فرض تھا۔جناب والا! ہمارا موقف کیا ہے---

(مداخلت)

جناب پرویز رشید۔ جو ہندوستان سے تھیلیاں وصول کرتے ہیں۔جب آپ تھیلی وصول کرلیں گے تو آپ حق و سچ کی بات کہہ ہی نہیں سکتے۔جناب والا، مجھے عرض کرنا تھا کہ ہمارا موقف اس پر قومی مفادات کے مطابق تھا۔جب یہ اطلاع ملی اور جو صورت حال پیش ہوئی کہ پاکستان کے علاقے میں میزائل گرا ہے تو کیا اس کے بعد وزیر اعظم پاکستان کا یہ فرض نہیں تھا کہ وہ اس پر احتجاج بلند کرتے ۔ پاکستانی قوم کے جذبات سے آگاہ کرتے ۔ انہوں نے اپنے اسی فرض کو ادا کیا لیکن جناب والا جب یہ اطلاع ملی کہ یہ اطلاع درست نہیں تھی تو اس وقت ہمیں کیا کرنا چاہیئے تھا۔ایک ذمہ دار قوم کے سربراہ ہونے کے ناطے وزیر اعظم پاکستان پر کیا فرض عائد ہوتا تھا۔ کیا اس کے بعد وہ لڑائی کو جاری رکھتے ۔یقیناً یہی فرض عائد ہوتا تھا جو انہوں نے کیا۔ جناب والا اس لئے میں کہتا ہوں کہ ہم بلاوجہ گرجتے نہیں اس لئے کہ جو بلاوجہ گرجتے رہے، اس کا نقصان پاکستانی قوم بھگت چکی ہے ۔ ہم قومی مفادات کے سامنے دبتے بھی نہیں اور یہی ایک ذمہ دار شخص کا فرض ہوتا ہے کہ نہ وہ بلاوجہ گرجے اور نہ کسی طاقت کے سامنے دبے۔ہم اپنے اس موقف پر قائم رہے اور ہم نے اپنے فرض کو ادا کیا۔

جناب والا، پاکستان آج ایک ایسے نازک دور سے گزر رہا ہے جس میں پوری ----

(مداخلت)

جناب پرویز رشید ۔ جی آج کا دور انہوں نے create کیا ہے جنہوں نے اسلام آباد پر قبضہ کرنے کے لئے واشنگٹن کے رستے کو اختیار کیا۔

Mr. Presiding Officer: Order please, no cross talk, no cross

remarks. Yes, please.

جناب پرویز رشید - پاکستان کو آج کی صورتحال سے دوچار کیا انہوں نے ، جنہوں نے امریکی سفیر کے ذریعے پاکستان کی حکومت حاصل کرنے کی کوشش کی - آج کی صورتحال سے جناب والا ، انہوں نے دوچار کیا - کیا جناب والا ، اس کا کوئی مجھے جواب دے گا کہ کون شخص تھا جس کا نام پیپی مینوالہ تھا ؟ کیا کوئی پاکستانی اس کو جانتا ہے ؟ نہ ہم نے پہلے کبھی اس کا نام سنا، نہ آج ہم نے اس کا نام سنا ہے - نہ اس سے پہلے کبھی اس کو پاکستان میں دیکھا گیا نہ آج اسے پاکستان میں دیکھا گیا - وہ Ambassador At Large کس مقصد کے لئے بنایا گیا اور کس کی نمائندگی کرتا تھا؟ وہ کس کی نمائندگی کرتا تھا۔ کون تھا وہ؟

جناب والا! میرے ساتھیوں میں بہت بہت لائق لوگ موجود ہیں - ذہین اور متین ، اور بڑے ذمہ دار لوگ موجود ہیں - مجھے ان سے بہت سی توقعات ہیں - ان میں سے اگر کسی کو ذمہ داری سونپی جاتی تو یقیناً مجھے یقین ہے کہ یہ پاکستانی مفادات کا تحفظ کرتے لیکن ان کی سربراہ کو تو اپنی جماعت کے لوگوں پر بھی اعتماد نہیں - وہ تو اس کے لئے بھی ایسے اجنبیوں کو ڈھونڈ کر لاتی ہیں جن کے ماضی سے نہ کوئی واقف ہے اور نہ ان کے مستقبل سے واقف ہے - تو اس نے پاکستان کو آج کی صورتحال سے دوچار کیا ہے جو ہمیں درپیش ہے اور اسی صورتحال سے ملک کو نکالنے کے لئے ہم نے وہ اقدامات کئے جو آج تنقید کا نشانہ بن رہے ہیں اور تنقید کا نشانہ کس کس کی جانب سے بن رہے ہیں ؟ تنقید کا نشانہ ان کی طرف سے بن رہے ہیں جو لوٹی ہوئی دولت کو بچانا چاہتے ہیں - جیسے جیسے شکنجہ ان کے گرد تنگ ہوتا چلا جا رہا ہے ، جیسے جیسے شکنجہ ان کے گرد پاکستان میں ہی نہیں ، سوئٹزرلینڈ اور انگلینڈ میں تنگ ہوا ہے اور انگلینڈ اور سوئٹزرلینڈ میں جو شکنجے ہیں ہم نے نہیں کسے وہ آپ کے کرتوتوں کی وجہ سے آپ کے گرد کسے جا رہے ہیں، اب آپ چیخ و پکار کر رہے ہیں اور ان کی حمایت میں جو بیان میں نے پڑھا ہے۔ یہ اس لئے دیا گیا-------

(مداخلت)

جناب پرویز رشید - فارن پالیسی کے ساتھ یہ چیزیں جڑی ہوئی ہیں - یہ فارن پالیسی کا حصہ ہیں - جو ملک کی دولت لوٹ کر غیرملکی بنکوں میں رکھی ہے - یہ اس لئے اس سے جڑی

ہوئی ہیں۔

(مداخلت)

Mr . Presiding Officer: Order please . Please talk about foreign policy, you concentrate on that.

جناب پرویز رشید ۔ ٹھیک ہے جی ۔ جناب والا ، میں کہتا ہوں کہ جب آپ کے مفادات غیرملکی بنکوں میں رکھی دولت کے ساتھ جڑ جاتے ہیں تو پھر پاکستان کا مفاد نظر نہیں آ سکتا ۔ پھر آنکھوں پر پٹی بندھ جاتی ہے ۔ اس لئے کہ پھر دولت بچانا لازم ہو گیا ہے ۔ اس لئے جب ہم پاکستان کے مفاد میں بات کریں گے تو انہیں ہم بُرے لگیں گے ۔ اس لئے کہ انہیں یہ بات بری لگے گی کہ ہم پاکستان کے مفاد میں بات کرتے ہیں ۔ ہماری پاکستان مسلم لیگ کے قائد میں یہ جرات ہے کہ وہ پانچ دفعہ انکار کرے اور چھ دھماکے کرے لیکن ان کی طرح نہیں کہ پانچ دفعہ کسی کے چل کے پاؤں پکڑے جائیں اور ہیلری کلنٹن کے ساتھ جاکر ملاقات کی جائے ۔ یہ فارن پالیسی کا مسئلہ ہے جناب والا ، جب آپ غیرملکی وزیر اعظم کی بیوی سے جاکر ملتی ہیں تو اس ملاقات کا کیا ایجنڈا تھا ، آج یہ مجھے بتائیں ؛ کیا اس ملاقات کا یہ ایجنڈانہیں تھا کہ امریکہ آنے والے دنوں میں جو اقدامات کرے گا پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن اس کی مکمل حمایت کریں گی تاکہ انہیں دوبارہ اقتدار میں لایا جائے اور تاکہ ان کی لوٹی ہوئی دولت کو واپس ان کے پاس لایا جائے۔ کیا یہ ایجنڈا نہیں تھا ؛ یہی ایجنڈا تھا جب یہ ہیلری کلنٹن سے ملنے کے لئے گئیں ۔ اور جناب والا ، اسی ایجنڈے کی تکمیل کے لئے انہوں نے امریکہ کی حمایت میں یہ بیان دیا ہے۔ اسی لئے میں یہ کہتا ہوں کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی، پاکستان کی حکومت کے اقدامات، پاکستان کی خود مختاری، پاکستان کی آزادی اور پاکستان کی سلامتی کے ساتھ عین مطابقت رکھتے ہیں۔ پاکستان مسلم لیگ اور اس کی حلیف جماعتوں کی حکومت کا یہ عہد ہے کہ ہم اپنی اس پالیسی کو جاری رکھیں گے خواہ اس کے لئے جتنی بھی قربانی دینی پڑے ہم اس قربانی کو دیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان اپنے مفادات کاتحفظ کر کے دم لے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ مسٹر حبیب جالب۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب چیئرمین ! میں سب سے پہلے اسٹیٹ سپانسرڈ

پریس کے علاوہ آزاد پریس کی توجہ اس جانب مبذول کراؤں گا کہ وہ سینٹ کو واقعی ایوان بالا خیال کرتے ہوئے اس کی پوری اور مکمل کارروائی کو اپنے اخبارات کی زینت بنائے گی ۔ آج یہ موشن جو پاکستان کی فارن پالیسی سے متعلق move ہوا ہے اور اس ایوان کو اس قابل بنایا گیا ہے کہ وہ فارن پالیسی کا سائنسی طریقے سے جائزہ لے، اس کے تمام پہلوؤں کو جانچے اور پرکھے اور یہ دیکھے کہ وہ کون سی پالیسیاں تھیں جن کی وجہ سے پاکستان انٹرنیشنل ڈپلومیسی میں دھیرے دھیرے isolation کی طرف بڑھتا گیا اور یہ دیکھا جائے کہ مختلف ایام میں گورنمنٹس کی وہ کون سی پالیسیاں تھیں جن کی وجہ سے پاکستان یکطرفہ محتاجگی عالمی قوتوں پر آئی ایم ایف پر اور ورلڈ بینک پر one sided dependency کی طرف بڑھتے ہوئے اس حد تک پہنچ گیا کہ وہ وقت قریب آ پہنچا ہے کہ پاکستان کو معاشی لحاظ سے bankrupt country declare کیا جا رہا ہے۔ آج personal attacks کا وقت نہیں ہے۔ آج کسی کے بینک بیلنس کو جانچنے اور پرکھنے کا وقت نہیں ہے، آج یہ دیکھنے کا وقت ہے کہ وہ کون سی پالیسیاں ہیں جن کی وجہ سے آج ہم تن تنہا انٹرنیشنلی isolate ہو کر رہ گئے ہیں بلکہ ہمسایہ ممالک میں بھی ہم نے اپنی دشمنیاں بڑھائی ہیں۔ آج اس چیز کا جائزہ لینے کا وقت ہے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ کسی ملک کی فارن پالیسی کو ترتیب دینے میں اس ملک کی مستحکم اقتصادی بنیاد، مضبوط جمہوری ادارے، غیر متزلزل حکومت، اندرونی سیاسی استحکام اور مجموعی قومی مفادات اہم رول رکھتے ہیں اور یہی وہ بنیاد ہوتی ہے جو کوئی بھی ملک اپنی خارجہ پالیسی کو ترتیب دیتے ہوئے مد نظر رکھتا ہے لیکن کیا کیا تاریخی لحاظ سے۔ شروع ہی سے پاکستان بننے کے بعد چاہئیے یہ تھا کہ ہم دنیا کے تمام ممالک کے ساتھ اپنے گہرے دوستانہ روابط رکھتے اور کیفیتی لحاظ سے نئے تعلقات کی طرف بڑھتے اور Non Aligned Movement کے ان تمام اصولوں کو اپناتے ہوئے نیو انٹرنیشنل اکنامک آرڈر اور نیو انٹرنیشنل انفارمیشن آرڈر کے لئے کام کرتے اور وہ سامراجی نظریاتی یلغار، کلچر کی یلغار اور استحصالی کیپیٹل کی یلغار کی وجہ سے جو ہمارا استحصال جس پیمانے پر ہو سکتا تھا اس کی روک تھام کر سکتے۔ لیکن ہم نے کیا کیا، ہم سیٹو ،سینٹو بغداد پیکٹ سے امریکہ کی سوویت containment پالیسی کا آلۂ کار بنے۔ کیونکہ کارٹر سے لے کر بل کلنٹن تک امریکنز کی doctrine یہ رہی تھی۔ وہ لوگ جو آج سابق سوویت یونین کو کوستے ہیں وہ دراصل اس وقت امریکہ پر تنقید کو چھپانا چاہتے ہیں کیونکہ آج کے وقت میں امریکہ کا رول کیا ہے۔ کل امریکہ نے

کیا گیا ۔ امریکہ کی جو سوویت containment پالیسی تھی اس کے ہاتھوں ہم کھلونا بن کر ہم نے فرنٹ لائن اسٹیٹ کا رول ادا کیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ہم اقتصادی طور پر دھیرے دھیرے یک طرفہ محتاجی کی طرف بڑھتے گئے ۔ Glenn Symington Amendment جو امریکہ کی طرف سے تھی، ریگن یہ بھول کر Soviet containment کی پالیسی کے تحت پاکستان کو 5.4 بلین ڈالر کا بھاری فوجی سامان فراہم کرتا رہا اور جو اس امداد کے علاوہ تھا جو یورپین اور عرب ممالک پاکستان کو فراہم کرتے رہے اور سرد جنگ کے خاتمے اور سوویت فورسز کی واپسی کے بعد پریسلر اور Arkin Warner Amendment کے تحت پاکستان کی امداد بند اس لئے نہیں کی کہ صرف ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ اور ٹیکنالوجی کی ترسیل کو روکنا مقصود تھا بلکہ اس کے لئے سرزمین کو اور بھی اس کی ضرورت پیش آ رہی تھی کیونکہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے جو انقلابات آئے تو new globalization کی ضرورت پیش آئی اور فری مارکیٹ کی اصطلاحیں استعمال کی گئیں ۔ اس وقت ضرورت اس بات کی تھی کہ ہم ہمسایہ ممالک سے دشمنی کی بجائے دوستی پیدا کرتے اور ہم وہ تمام تنازعات جو علاقائی تنازعات تھے ان کا حل سوچتے کیونکہ دنیا Soviet انہدام کے بعد multipolar بن گئی تھی ۔ اس میں مختلف نظریات و افکار تھے۔ سب کا احترام ضروری تھا اور اس civilization کو بچانے کے لئے اور اس civilization کو ترقی دینے کے لئے انسانی اخلاق کا تبادلہ بہت ضروری تھا کیونکہ تمام ریاستوں کا ایک دوسرے پر ان کے دست نگر ہونے کی پالیسی بڑھ گئی تھی اور آج اس کی زیادہ ضرورت پیش آ رہی تھی۔

ہندوستان گو کہ لوکل سنٹر آف پاور کے خواب شروع سے دیکھتا آ رہا ہے اور اس نے اپنی پہلی کوشش یہ کی کہ انٹرنیشنلی اپنے national structure کو بڑا مضبوط بنایا۔ جب کہ ہم نے اپنا national structure مضبوط بنانے کی بجائے ہمیشہ پبلک سیکٹر کو کوستے رہے اور کہا کہ یہ ناکام سیکٹر ہے ۔ ہم نے مکمل پرائیویٹائزیشن کی پالیسی دی اور میں انٹرنیشنل ڈپلومیسی میں یہ سمجھتا ہوں کہ مکمل پرائیویٹائزیشن، اجارہ داری کو بڑھاتی ہے اور national structure کو کمزور کرتی ہے۔جہاں national structure کمزور ہوتے ہیں وہاں آپ کی فارن پالیسی بھی آگے چل کر کمزور ہو جاتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہندوستان لوکل سنٹر آف پاور کی طرف objectively چلا گیا ہے۔ ہم نے اپنے آپ کو صرف اس حد تک محدود رکھا کہ جناب والا! اسلام کا قلعہ ہے ۔ مملکت خداداد پاکستان ہے۔ ہم نے اپنے آپ کو صرف اس حد تک رکھا ۔ ہم نے اس کی اقتصادی

ضرورتوں کو ، ہم نے اس کی سیاسی ضرورتوں کو، ہم نے اس کی انٹرنیشنل ضرورتوں کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب ہندو chauvinist واجپائی برسراقتدار آیا ، میں اس کو کٹر ہندو chauvinist اور nationalist کہتا ہوں ، جس کی بڑی یہ کوشش تھی کہ وہ پاکستان کا کسی نہ کسی طرح سے اقتصادی طور پر دیوالیہ نکالے اور وہ اس صورت میں ہو سکتا تھا جب یہاں ایک نئی سرد جنگ کی ابتداء کی جاتی ۔ ایٹمی دھماکہ کر کے اس نے یہ کام کیا ۔ ہمارے فرائض میں کیا تھا ۔ ہمارے فرائض میں سب سے پہلے یہ شامل تھا کہ ہم فوری طور پر Indian provocation کا جواب best international diplomacy میں دیں ۔ ہمیں پہلی بار موقع ملا تھا کیونکہ اس سے پہلے یہ الزامات تھے کہ SEATO, CENTO میں ہمیشہ کسی کا ایجنٹ بن کر ہم نے کام کیا ۔ پہلی مرتبہ ہمیں موقع ملا تھا کہ ہم انٹرنیشنلی یہ سازش کرتے کہ ہم انسانیت کے بھی علمبردار ہیں ، ہم تہذیب کی بقاء بھی چاہتے ہیں اور ہم انٹرنیشنل طور پر ہندوستان کو isolate کرتے لیکن ہم نے international diplomacy میں وہ کارنامہ سرانجام نہیں دیا ۔ ہم صرف اس میں رہے کہ کس طرح سے لوگوں کے جذبات کو ، ہماری سیاست نے اور فارن پالیسی نے follow کیا کیونکہ ایٹمی پالیسی دراصل major foreign policy کا حصہ ہوتی ہے ۔ بہر حال ایٹمی دھماکہ ہم نے بھی کر لیا ۔ اس کے بعد ہمارے فرائض کیا تھے ۔ ہم نے خود انحصاری کا اعلان تو کر لیا لیکن ہم نے جو economic sanctions تھیں یا مزید اخلاقی دوڑ تھی یا جو اسلحہ کی مزید دوڑ تھی ان تمام چیزوں کو اس ملک میں ایک mentality develop کرنے کی کوشش کی۔ ہم نے جو انڈیا دشمنی کا stand لے رکھا ہے اس کا repercussion یہ ہے کہ انڈیا مزید دھماکے کرتا رہے گا اور مزید اسلحہ کی دوڑ کی طرف لگا رہے گا۔ ہم بھی مزید اسلحہ کی دوڑ کی طرف لگے رہیں گے۔ جس طرح سے سویت یونین دنیامیں ایک سپرپاور تھا اس کی سب سے بڑی خامی یہ نکلی کہ وہ اسلحہ کی دوڑ میں اتنا آگے بڑھا کہ وہ اپنی پوری اکانومی کو militarization کی طرف لے گیا۔ دنیا میں جہاں کہیں ایسے ممالک تھے ان کی مدد اور امداد بھرپور انداز میں کرتا گیا۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا کہ وہ ملک خود اپنے وزن سے نیچے گرا۔ اس کی international diplomacy اب آپ جس طرح اسے سمجھیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ strategical balance کی جو یہاں تشریح کی جا رہی ہے اس کا بھی ہمیں ذرا جائزہ لینا ہوگا۔ strategical balance or policy of deterrence کے بارے میں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جاپان جس پر ایٹمی ہتھیار استعمال کیا گیا لیکن جاپان اب تک ایٹمی ہتھیار نہ رکھنے

کے باوجود دنیا میں economic production کا سب سے مضبوط ترین ملک ہے اور three centre of power میں شامل ہو گیا ہے ۔ جس پر ایٹم بم استعمال ہوا اس کے پاس ابھی تک کوئی ایٹم بم نہیں ہے لیکن اس کا دنیا کے طاقتور ترین ملکوں میں شمار ہوتا ہے۔ نمبر دو روس جو امریکہ کے مقابلے میں سب سے زیادہ ایٹمی ہتھیار رکھتا تھا وہ ملک آج اس شکل میں موجود نہیں رہا جس کے پاس اتنا بڑا ایٹمی اسلحہ تھا۔ کل بھی ٹی وی پر دکھا رہے تھے کہ وہ ایٹمی carriers کو move کر رہے ہیں لیکن وہ اقتصاد کو ٹھیک نہیں کر سکے۔ نمبر تین اگر ہم strategic balance انڈیا کے مقابلے میں رکھیں ، بالفرض اس کے 12 ایٹم بم ہیں ، ہمارے پاس 13 ہوں گے ، یہاں ہم علاقے میں balance strategic قائم کرتے ہیں تو امریکہ کے مقابلے میں ہمارا strategic balance پھر کہاں ہو گا۔ جس میں اب کروز میزائل ، Tomahawk type کے میزائل داغ ڈالے اور ہماری فضائی حدود کی نہ صرف خلاف ورزی کی بلکہ خود ہماری جو state sovereignty اور territorial integrity کو undermine کیا گیا اور اس کا جیتا جاگتا ثبوت خاران کا شنگر ہے جہاں US کے 93 کروز میزائل موجود ہے۔ تو آیا ان بڑی طاقتوں کے مقابلے میں ہمارا unexploded کا model strategic balance کیا ہوگا ؟ چوتھی بات ہم یہ سوچتے ہیں کہ ہم Nuclear Club کے ممبر بنیں گے۔ یہ جو بڑے ممالک ہیں یہ کبھی Nuclear Club کے ممبر بننے نہیں دیں گے اور ان کی بھرپور کوشش ہو گی کہ ایک طرف چونکہ وہ نہیں چاہتے کہ یہ extend ہو اور دوسری طرف جو انسانیت اور انسانی حقوق کا بڑا پرچار کرتے ہیں ، ان کی یہ بھرپور کوشش رہے گی کہ وہ اپنی اس پالیسی کو camouflage کی شکل میں دینے کے لئے ایسی حرکتیں کرے۔

کشمیر کا issue ۔ میں آج بچے تلے الفاظ میں یہ کہنا چاہتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ ہمارے جو theorist ہیں یا پاکستان کی foreign policy کے حوالے سے بڑے ideologists ہیں وہ ذرا غور کریں ۔ پہلی بات یہ ہے کہ شروع سے اب تک جو ہم نے کشمیر کے مسئلے کو اٹھایا ، وہ speculation ہے ۔ The problem of Kashmir is just speculation and manipulation اگر یہ نہیں ہے تو UNO کے چارٹر کے مطابق کشمیر کے حق خود ارادیت کا نعرہ آزادی کا ہونا چاہیئے نہ کہ یہ نعرہ ہونا چاہیئے کہ کشمیر بنے گا پاکستان۔ جب آپ کہتے ہیں کشمیر بنے گا پاکستان

this means you want provincial automony for Kashmir from one hand liberation from another provincial autonomy. کیونکہ جب آپ اس کشمیر کو آزادی دیں گے جو آپ

کے پاس آزاد کشمیر کے نام سے موجود ہے ۔ اگر آپ اس کو full fledge آزادی کا نعرہ دیں گے ، یہی کشمیر UNO میں بھی demand کرے اور آپ اس کی ہر طرح سے backing کر سکتے ہیں لیکن اگر آپ آج اس کشمیر کے لئے جو حق خود ارادیت کو just speculation '--- جیسے ہر حکومت یہاں آتی ہے اور جناب کشمیر کے مسئلے کو اٹھاتی ہے ۔ اگر گھر میں کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا تو کہاجاتا ہے کہ آپ نے اس کو کشمیر کا مسئلہ بنا دیا ہے۔ تو یہ ایک speculation ہے۔ اگر واقعی کشمیر کی خود ارادیت کے قائل ہیں تو اس کے لئے strategy یہ ہونی چاہیئے کہ آزاد کشمیر کو آزاد کر دو تاکہ وہ UNO کا ممبر بن کر کشمیر کے cause کو fight کرے for the unification of Kashmir ۔ یہ ہے حق خود ارادیت کا main مافیا کیونکہ یہ good slogan and bad hands والی بات ہے۔ جرمنی نے بھی ایک دفعہ اپنے پہاڑی علاقے میں جو یوگوسلاویہ کے قریب ہیں raise کیا تھا جبکہ وہ دوسری جنگ عظیم میں دنیا کی تمام آزادی کو سلب کرنا چاہتا تھا۔ تو یہ good slogan and bad hands نہیں ہونا چاہیئے ' speculation نہیں ہونی چاہیئے۔

اسی طرح افغانستان میں ۱۹۷۴ء میں جمہوری تبدیلی آئی' Anti Shah تبدیلی۔ ۱۹۷۸ء میں ایک بنیادی تبدیلی ملی۔ اس کو بھی جناب سبوتاژ کرنے کے لئے ہم بڑے پریشان رہے۔ بجائے اس کے کہ اس سے دوستانہ تعلقات رکھتے ، ہم نے اسے سبوتاژ کرنے میں امریکہ کی مدد کی کیونکہ امریکہ نے ایک وقت اسلام کو بطور millitant, بطور dynamic factor اپنے مفادات کے لئے استعمال کیا آج وہ اسلام کے اس millitant اور dynamic factor کو بنیاد پرستی کا نام دے کر آپ کے خلاف استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہمارے مولانا حضرات ناراض نہ ہوں۔ انہوں نے سوویت یونین پر تنقید کر کے امریکہ کو بچا لیا ہے۔ آپ نے دیکھا کہ انہوں نے نہ صرف امریکہ کو بچالیا بلکہ اس کو خوش بھی کر لیا۔ چاہیئے یہ تھا کہ کل جو امریکہ کے ہاتھوں کھلونا بن کر وہاں پر جنگ لڑ رہے تھے اور آج جب سوویت فوجوں کے جانے کے بعد ' ڈاکٹر نجیب کے گورنمنٹ چھوڑ دینے کے بعد وہاں کوئی کافر نہیں رہا ' وہاں تو ایک طرف مجددی اور ربانی وغیرہ تھے ' دونوں گروپس مسلمان ہیں ، صرف فرق یہ ہے کہ کوئی پہلے گروپ میں شامل تھا اور کوئی اب نئے گروپ میں شامل ہے اور سبقت حاصل کرنا شروع کر دی۔ یعنی liberal and extremist گروہوں کے درمیان آج جنگ ہے ' نارتھ اور طالبان کا نام دیا گیا ہے ' اب تو مسلمانوں کے درمیان جنگ ہو رہی ہے۔ اب کس لئے افغانستان میں خون بہایا جا رہا ہے اور کیا ہم نے افغانستان سے متعلق اپنی

پالیسی کا جائزہ لیا ہے۔ میں مانتا ہوں کہ پہلی مرتبہ پاکستان نے کچھ realization دکھائی ہے جو فارن منسٹر کی statement میں صاف ظاہر ہے۔ انہوں نے کہا کہ جناب امریکہ نے سوویت condemned پالیسی کی وجہ سے وہاں جو فصل بوئی تھی آج اسے کاٹنا پڑ رہا ہے۔ جو تخریبی اور دہشت گرد اڈے وہاں پر قائم کئے تھے اس کی سزا آج وہ بھگت رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج وہ کروز میزائل اپنے ہی اڈوں پر گرا رہے ہیں۔ کسی نے کہا کہ امریکہ کو کیا پتہ ہے کہ وہ اڈے کیسے ہیں اور تہہ خانے کہاں ہیں۔ کسی نے کہا کہ جناب انہوں نے تو خود ہی بنائے ہیں۔ انہوں نے خود تربیت دی ہے۔ انہیں کیوں پتہ نہیں ہے کہ لادن کہاں رہتا ہے۔

اس کے علاوہ آج سنٹرل ایشین ریاستوں کے قائم ہونے کے بعد میں آپ کو ایک نئی انٹرنیشنل ڈپلومیسی بتانا چاہتا ہوں جو بہت اہم ہے۔ میرا خیال ہے مشاہد حسین صاحب بھی اس کو سنیں گے۔ شاید انفارمیشن میں کسی کو پتہ ہو۔ جب سنٹرل ایشین ریاستیں معرض وجود میں آئیں تو ضرورت اس بات کی تھی کہ ہم ECO کو extend کر دیتے۔ ہم نے ECO کو extend کرنا شروع کر دیا لیکن اس کی extension کی ضروریات کیا تھیں؛ یہ کہ افغانستان میں امن قائم کیا جاتا۔ ہم نے افغانستان میں امن قائم کرنے کی بجائے فوری طور پر ناپختہ گورنمنٹ جو بن رہی تھی اس کو تسلیم کر لیا ۔ جناب جب آپ نے اس کو تسلیم کر لیا تو ازبکستان، تاجکستان، ترکمانستان اور آذربائی جان تو آپ کے خلاف کھڑے ہوگئے ۔ انہیں پتہ ہے، وہ بنیاد پرستی کو اپنے بارڈر کی حد تک نہیں رکھنا چاہتے ہیں۔ افغانستان کو شروع سے ہی اس خطے میں بفر زون کے طور پر سمجھا جانے لگا تھا اور جب اس کی حیثیت بفر زون کی نہیں رہے گی تو یہ جھگڑے اور تنازعات اور یہ tension اس خطے میں قائم رہیں گے۔ Afghanistan must be a buffer zone in this region. اگر آپ اب بھی اسے بفر زون نہیں سمجھیں گے، اب بھی ہم یہ سوچ رہے ہیں کہ ہم اسے پانچواں صوبہ بنائیں گے تو میں آپ کو بتا دوں کہ یہ جو fire back کرے گا، سرتاج عزیز صاحب جانتے ہیں کہ fire back پہلے سرحد میں ہوگا، بلوچستان پر بھی اس کا کچھ اثر ہوگا، fire back ہوگا اور بہت خطرناک ہوگا اور یہ شیعہ سنی فسادات کی شکل میں ہو رہا ہے۔

یہ factionalism وغیرہ اور یہ امن وامان کی جو صورت ہو رہی ہے، امریکہ کے جو یہ حملے ہوئے ہیں، اس سلسلے میں پہلی بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ بیان آپ کبھی نہ دیں کہ جناب ہمیں علم نہیں تھا یا ہمیں انہیں باخبر رکھنا چاہئے تھا یا ہماری بحریہ نے ہمیں بتایا

تھا، ہم نے کان بند کرلئے ہیں۔ اس سلسلے میں ہم بیس پچیس سال پرانے politicians کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ پاکستان کو اچھی طرح سے علم تھا کہ امریکی یہاں پر attack کرنے والے ہیں، سو فیصد علم تھا بلکہ یہ جو آپ نے statement جاری کی ہے کہ ہم terrorism کے خلاف ہیں، اس sponsored terrorism کے خلاف ہیں، آپ کو اس کا علم تھا۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آپ کو علم نہیں تھا۔ دوسری بات جو کہ فضائی حدود کی ہم بات کرتے ہیں کہ خلاف ورزی ہوئی ہے، لیکن ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ ہماری sovereignty کو بھی دھچکا لگا ہے، یہ بات بھی اب خاران کے واقعہ کے بعد نہیں کر سکتے۔ تیسری بات ہوائی حملوں کو روکنے کے متعلق میں کہنا چاہتا ہوں کہ---

Mr. Presiding Officer: Please try to conclude now.

جناب حبیب جالب بلوچ: جناب والا! میں conculde کر رہا ہوں، ہم کہتے ہیں کہ دہشت گردی کے خلاف ہیں، اڈوں کے خلاف ہیں۔ اگر پاکستان کے اندر یہ اڈے قائم رہیں گے سرتاج عزیز صاحب تو کیا کسی اور کروز میزائل کو یہاں پہنچنے سے روکا جا سکتا ہے؟ یہ نعرہ جو مذہبی گروہوں کے جلسے جلوسوں میں لگا رہے ہیں کہ ایٹم بم پھینک دو۔ جناب والا! آپ ایک ایٹم بم پھینک دیں گے، ان کے بہت بڑے regions ہیں، علاقے ہیں۔ وہ اگر آٹھ دس ایٹم بم پھینک دیں تو پھر یہ اسلام کا قلعہ باقی رہے گا، جس کو آپ نے اسلام کا قلعہ قرار دیا ہے۔ یہ دوسرے ممالک کیا ہیں، کیا یہ سعودی عرب اسلام کا قلعہ نہیں ہے، جس میں مکہ اور مدینہ موجود ہیں کیا صرف ہم اسلام کا قلعہ ہیں۔ یہ نظریہ جو آپ اپنے ملک کے اندر پھیلا رہے ہیں، یہ آپ کے لئے انتہائی خطرناک نظریات ہیں۔ میں آپ کو ابھی سے کہتا ہوں۔ یہ ایٹم بم پھینکنے والی بات بالکل بھی نہ کی جائے کیونکہ ایٹم بم بہت خطرناک چیز ہے۔ ان لوگوں کو سمجھایا جائے کہ ایٹم بم کیا چیز ہے اور اس سے کتنی تباہ کاریاں ہوتی ہیں۔ کتنی نسلیں تباہ ہوتی ہیں۔ اس کو اپنی ڈپلومیسی کا حصہ نہ بنایا جائے۔ اس لئے تجویز یہ ہے کہ CTBT پر ان شرائط کے ساتھ دستخط کئے جائیں۔

(اس موقع پر اذان ظہر کی آواز سنائی دی)

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب والا! اذان کے پندرہ منٹ کے بعد نماز ہوتی ہے، اس لئے نماز کا وقفہ کیا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی بس پندرہ منٹ تک اس کو adjourn کرتے ہیں۔

جناب حبیب جالب بلوچ: جناب والا! میں عرض کر رہا تھا کہ CTBT پر سائن کرتے وقت یہ کیوں ضروری ہے کہ آپ کے پاس ایٹم بم ہے ۔ اس سے اب کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ آپ کے ذہن میں جو balance تھا وہ بھی قائم ہے لیکن عالمی اقتصادی صورتحال اور اپنی اندرونی اقتصادی صورتحال سے بچنے کے لئے اور انسانیت کے لئے ضروری ہے کہ آپ CTBT پر سائن کریں لیکن اس move کے ساتھ کہ آپ UNO اور تمام اداروں کے اندر ایٹمی کلب کے جو مالک ہیں، جو ایٹمی ہتھیار رکھتے ہیں، ان کی بھی مکمل inhalation کی پالیسی کو بنیاد بناتے ہوئے internationally work کریں ۔ اگر انڈیا CTBT پر سائن نہیں کرے گا تو وہ isolate ہو کر رہ جائے گا۔ اس کے علاوہ South East Asia میں SAARC کے جو potentials ہیں، ان کو دوبارہ دیکھا جائے، جانچا جائے اور ان کو reorganize کیا جائے۔ ایران کے ساتھ اپنے تعلقات بہتر کئے جائیں اور اس پالیسی کو ترک کیا جائے۔ اب میں ان الفاظ کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

Mr. Presiding Officer: Syed Mushahid Hussain.

Mr. Mushahid Hussain: Thank you Mr. Chairman. I would just like to give a brief formulation on behalf of the government regarding some of the issues which have been raised in the statements from our friends in the opposition. First of all regarding this question of Pakistan's security and what has been termed as weakness of Pakistan.

انہوں نے بات کی ہے کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی کی وجہ سے پاکستان کی پوزیشن کمزور ہوئی ہے اور پاکستان کی پوزیشن پہلے کے حوالے سے isolate ہوئی ہے۔ میرے خیال میں بنیادی ایشو یہ بتایا جائے کہ ڈیڑھ سال میں، جب سے وزیراعظم نواز شریف کی حکومت آئی ہے ، جس دلیرانہ طریقے سے انہوں نے سٹینڈ لیا ہے مختلف ایشوز کے اوپر، بالخصوص " غوری " کا مسئلہ ہو، نیو کلیئر

ٹیسٹ کا مسئلہ ہو یا ابھی اس مسئلے کی بات ہو، پاکستان کی پوزیشن کو اور مضبوط اور مستحکم کیا ہے۔ اس کی تین مختلف طرح سے عکاسی ہوتی ہے۔

پاکستان کی سکیورٹی کا مسئلہ پاکستان کے قائم ہونے سے چل رہا تھا۔ لیاقت علی خان کی وفات کے بعد خصوصاً یہ سوچا گیا کہ سکیورٹی امریکہ کے ذریعے ہو یا کوئی اور طریقہ کار اختیار کیا جائے۔ نیوکلیئر ٹیسٹ میں پاکستان کی طرف سے جو concrete جواب دیا گیا اور بڑا timely جواب دیا گیا، یہ سکیورٹی کا ایشو حتمی طور پر once and for all settle کر دیا گیا۔

دوسرا ایشو تھا ہمارا status viz-a-viz انڈیا، پہلی دفعہ پاکستان کو ایک برابری کا، ایک مساوی مقام ملا ہے ہندوستان کے ساتھ۔ جب بھی کوئی بات کرتا ہے چاہے وہ کلنٹن ہو، البرائٹ ہو، کوفی عنان ہو، India and Pakistan must do this, India and Pakistan must do that یہ ایک نیا مقام settle کر دیا گیا۔

پہلا ایشو تھا ہماری سکیورٹی کا کہ کبھی ہم کہیں بھاگتے تھے، کبھی کہیں اور، now that security is promoted, protected and projected through a made in Pakistan capability, the nuclear capablity دوسرا انڈیا پاکستان کی equality کا status جو ہندوستان کے observer بھی مانتے ہیں۔ تیسرا بہت important issue جو ہمارے دوست شاید بھول گئے، that is international projection of the Kashmir issue پہلی دفعہ کشمیر ایشو کو اس طرح سے بین الاقوامی طور پر اجاگر کیا گیا ہے جو پاکستان کی تاریخ میں کبھی بھی نہیں ہوا۔ اس میں اس حکومت کا بہت بڑا contribution ہے ۔ ابھی حال ہی میں ہم نے سیمینار بھی کیا، آٹھ گھنٹے ٹیلیویژن پروگرامز بھی ہوئے، اس کے علاوہ ہر مسئلے پر بات ہوتی ہے، چاہے وہ G-8 ہو، E-5 ہو، OIC ہو، ECO ہو، وہ کہتے ہیں کہ جو پاکستان کا دیرینہ موقف تھا کہ اس علاقے میں، جنوبی ایشیاء میں جو امن اور سلامتی کا مسئلہ ہے اس کا ایک گہرا تعلق ہے with Kashmir that there is an inextricable issue linkage between the issue of Kashmir and the larger issue of the peace, security and stability in South Asia تو یہ ایک بہت concrete, substantive achievement ہے۔

اب دو تین ایشوز جن پر آج بات کی گئی میں ان کی طرف آنا چاہتا ہوں۔ ایک تو انہوں نے بات کی so called isolation کی ، دوسری میں سمجھتا ہوں کہ موقف کلیئر نہیں تھا، تیسرا

میں سمجھتا ہوں جو یہ attack ہوا ہے امریکہ کا، اس میں ایشوز کیا کیا ہیں؟ I think let us be very clear on that جہاں تک isolation کا تعلق ہے جناب چیئرمین میرے خیال میں سب سے poor track record اور بڑی مشکل کے ساتھ میرے خیال میں فارن آفس نے، اس سے پہلے گوہر صاحب نے اور اب سرتاج صاحب بھی بڑی محنت اور مشقت کے ساتھ کام کر رہے ہیں to clean up that debris ' United Nations human Rights Commission نے ان کے دور میں مارچ 1994ء میں Iran and China did not give us any support on the Kashmir question. چائنہ سے انہوں نے بگاڑا، ایران سے انہوں نے بگاڑا، مارچ 1994ء کو پاکستان پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ نے جو resolution پیش کی تھی

they had to withdraw the resolution. It was not even just possible to be tape-recorded.

انڈیا کی بات کرتے ہیں گھٹنے ٹیکنے کی، 13 فروری 1994 کو ان کی اپنی لیڈر نے بی بی سی کو interview دیا جس میں بڑا proudly proclaim کیا تھا۔ اگر یہ ان کی قائد ہندوستان کی امداد نہ کرتیں تو ہندوستان میں خالصتان movement کامیاب ہو جاتی۔ جناب یہ ان کا ایک open statement تھا۔ جنوری 1994 میں ازبکستان کے President اسلام کریموف نے کہا تھا اور یہ 'Nation' میں رپورٹ ہوا احمد رشید نے he said Pakistan, under Benazir Bhutto has lost interest in the Central Asian Region. واشنگٹن یا وہاں سے اس کی خوشنودی حاصل ہو all across جتنے ہمارے علاقے کے دوست تھے، مسلم ورلڈ کے ہوں، سنٹرل ایشیاء کے ہوں، ایران اور چائنہ ہوں ان سب سے ہماری دوری ہو چکی تھی۔ ان کی پارٹی کا بالکل one point agenda تھا۔ when they were in power they believed that the road to Islamabad lies to Washington. اس کو focus کیا جائے۔ آپ دیکھیں کہ اس کی وجہ سے ان کے stand میں contradictions اور U-turns آئیں ۔ پاکستان کی isolation انہوں نے کی اور پھر ان کے U-turn دیکھیں specific issues پہ، افغانستان پر ابھی جو stand لیا ہے ایک stand ہے، جیسے پرویز رشید صاحب نے کہا کہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کا بیان ہے کہ جنہوں نے امریکن attack کو درست کہا اور welcome کیا کہ امریکہ نے بالکل ٹھیک کیا ہے اور امریکہ سے، بقول بے نظیر بھٹو صاحبہ کے، پاکستان کو کوئی خطرہ نہیں ہے، پاکستان کو کوئی threat نہیں ہے یہ on the record

Chairperson کا stand ہے۔

اس کے next اسی دن آصف علی زرداری کا بیان جو میرے خیال میں he was a Deputy Prime Minister or whatever the real Prime Minister in their time ان کا stand مختلف تھا۔ اب ان کی پارلیمنٹری پارٹی کے جو قائدین ہیں پارلیمنٹ کے اندر ان کا stands مختلف ہے۔ پیپلز پارٹی کے تین مختلف stands اس موجودہ افغان situation پر آئے ہیں۔ ایک ان کی Chairperson کا stand' ایک ان کے آصف زرداری کا stand اور ایک ان کے قائدین کا۔ nuclear - test stand پر بھی یہی ہوا۔ پہلے stand تھا کہ کیوں نہیں کرتے' دیر کیوں کر رہے ہیں' چوڑیاں پھینکو' گورنمنٹ بزدل ہے' فوری طور پر دھماکہ کرو۔ دھماکہ ہوا' کہتے ہیں اس کا مقصد ہی کوئی نہیں تھا' چھٹے دھماکے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ Immediately, a U-turn was taken یہ اس پہ نہیں ہے ایک اور issue ہے the so-called issue of Islamic fundamentalism ملک کے اندر تو جنرل بابر نے کہا کہ Taliban are our boys اور openly انہوں نے کہا کہ طالبان ہمارے بندے ہیں' ان کو ہم نے encourage کیا' 94 میں ان کا statement آیا' welcome کرتے ہیں۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب ان کے چیئرمین صاحب National Assembly Foreign Affairs Committee کے' بڑا انہوں نے شور کیا۔ جب بے نظیر بھٹو صاحبہ امریکہ جانے لگیں تو انہوں نے New York Times کو interview دیا there is a serious threat of Islamic fundamentalism in the region. اور انہوں نے اس سے پہلے بھی ایک panel discussion میں جو top of the Central Asian leaders کے ساتھ مل کر کے کیا کہ کیا خطرات ہیں اسلامی بنیاد پرستی کے مسلم ممالک کو ۔ اس پر انہوں نے باقاعدہ ایک پوزیشن لی' ایک پوزیشن اپنے عوام کے لئے' اپنی کرسی کے لئے پاکستان کے اندر' ایک پوزیشن امریکیوں کے لئے۔ ان کا یہی موقف ہے اسلامی بنیاد پرستی so-called on this issue یہی موقف ہے on this issue of Afghanistan یہی موقف ہے on the issue of nuclear test ۔ مختلف چہرے مختلف لوگوں کے لئے تاکہ ادھر بھی acceptability ہو ادھر بھی acceptability ہو۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔

جب 1991 کی گلف war ہو رہی تھی تو بے نظیر بھٹو صاحبہ واشنگٹن میں جا کے' امریکہ میں بش کو کہہ رہی تھیں کہ Mr. Bush has gone the extra miles with Saddam Hussain

اور کہہ رہی تھیں کہ بیچارے بش کے پالیسی بالکل صحیح ہے۔ وہ تو بڑی کوشش کر رہا ہے امن اور شانتی کی لیکن یہ صدام حسین غلط ہے۔ ادھر پاکستان پیپلز پارٹی in Pakistan anti-American demonstrations میں حصہ لے رہی تھی۔ میرے خیال میں یہ قول و فعل کا تضاد ایک double standard ہے' U-turns ہیں' وہ نہیں ہونے چاہئیں۔ ایک responsible اور serious party کو which claims to be a national party and I think we should set the record straight on that account. So, regarding isolation--- اورکشمیر کی بات کرتے ہیں سردار آصف احمد علی ان کے فارن منسٹر تھے انہوں نے تین دفعہ اپنا موقف تبدیل کیا کشمیر پہ there are six options on Kashmir ۔ انہوں نے بات کی کہ کشمیر کا مسئلہ bilaterally solve کریں گے اور negotiations بھی ہوئیں جنوری 1994 میں فارن سیکرٹری level کی ۔ جب انڈیا نے نہیں کیا تو پھر وہ بات ختم ہوگئی۔ پھر اور issue پہ انہوں نے کہا کہ اس میں خطرہ بھی ہے وہ بھی Islamic fundamentalism کا point لے آئے ۔ So, there was no clarity, no focus, no direction on Kashmir of any part on foreign policy, only it was a question of foreign travels. ان کی فارن پالیسی تھی بیرونی دوروں کی جس کا ریکارڈ ان کی لیڈر نے قائم کیا ۔ Every third week she was on a visit abroad ان کا یہ تھا کہ which were not even foreign affairs, they were only foreign travels, so their foreign policy was foreign travels, photo opportunities, فوٹو آ جائے کسی لیڈر کے ساتھ اور سیر سپاٹے کرلیں that was the focus.

جناب چیئرمین ! at the present situation جو اب آ رہی ہے اس میں تین specific issues ہیں جو ہمیں دیکھنے چاہئیں۔ ایک ہے افغانستان دوسرا امریکہ اور تیسرا Pakistan's own national interests that has to be supreme, that has to be above party considerations, that is not linked with any individual or any government. That is linked with the State of Pakistan. That is linked with people of Pakistan اور میرے خیال میں یہ جو Pakistan's national interest ہے اس وقت اس کو مدنظر نہیں رکھا جا رہا ۔ صرف point scoring کے لئے جہاں تک افغانستان کا تعلق ہے ' افغانستان کے اوپر امریکہ نے جو حملہ کیا ہے ' وزیر خارجہ صاحب نے خود categorically and clearly statement دے دی ہے

جس میں انہوں نے solidarity express کی with the people of Afghanistan and Sudan کہ اصولی طور پر یہ غلط ہوا ہے ۔ یہ unilateral American action تھا ۔ اس کے ساتھ ساتھ کل ان کی statement بھی آئی کہ طالبان کی حکومت کو انہوں نے appreciate کیا ہے۔ پاکستان کا موقف یہ ہے اور پاکستان نے یہ سٹینڈ لیا ہے اور کوئی ان کی طرف سے یہ allegation نہیں آئی کہ پاکستان نے اس پر کوئی مدد کی یا پاکستان نے ان کو امداد دی۔ ہم نے صاف سٹینڈ لیا ہے' اصولی سٹینڈ ہے کہ جو بات غلط ہے وہ غلط ہے۔ یہ طریقہ نہیں تھا ' terrorism کو ہم condemn کرتے ہیں ' دہشت گردی کے ہم خود شکار ہیں اور یہ نوٹ کریں کہ جو انڈیا کا سٹینڈ ہے وہ سٹینڈ ہمارے اپوزیشن والے بڑے غور سے دیکھ لیں ۔ اس وقت انڈیا چاہتا ہے کہ افغانستان میں جو ہوا ہے اس کو پاکستان کے خلاف کشمیر کے حوالے سے استعمال کیا جائے ۔ نہ صرف یہ کہ very dangerous game they are playing and I would appeal to the opposition not to fall in the Indian trap. ان کے چیف آف آرمی سٹاف جنرل پرکاش ملک نے کہا کہ دیکھیں جی کہ وہ تو طالبان کا یہ سارا سلسلہ ہوا ہے ۔ انڈیا کو security threat ہے ۔ انہوں نے یہ پہلی دفعہ کہا ہے ۔ بیس تاریخ کو جنرل پرکاش ملک جو ان کے نئے COAS ہیں انڈین آرمی کے انہوں نے صاف کہا ہے ' لنک کیا افغانستان کو اور چونکہ پاکستان کی پالیسی ہے کہ ہم افغانستان سے اچھے تعلقات چاہتے ہیں they want to link it with a security threat to India and also with terrorism واجپائی نے کل جو statement دی ہے' جو ان کے وزیر دفاع کی statement کے برعکس تھی ' فرنانڈس نے شروع میں اس کی مذمت کی جو امریکہ نے کیا ۔ اب واجپائی نے کل اپنی statement دے دی کہ نہیں ہم تو سمجھتے ہیں کہ یہ دہشت گردی کا ایشو ہے ۔ اس وقت ان کی کوشش ہے انڈین لابی کی they are totally isolated in international states. They are isolated at home کہ کسی طریقے سے یہ دہشت گردی کا الزام پاکستان پر لگ جائے اور انٹرنیشنل پریشر آئے ۔ We should be against it. This is very very dangerous trap which the India is setting up جس میں کچھ انٹرنیشنل میڈیا کے لوگ بھی کوشش کر رہے ہیں اور I hope that the opposition does not fall into the trap. So far as the Afghanistan is concerned پاکستان نے واضح اور دو ٹوک موقف اختیار کیا ہے۔ ہمارے دوست اور ہمسایہ افغانستان میں جو اٹیک ہوا ہے اس کی ہم نے مذمت بھی کی ہے ۔ ہم نے کہا

ہے کہ the people of Pakistan are outraged. ہم نے indignation کی بات بھی کی ہے ' ہم نے سالمیت بھی جتائی ہے۔ افغانستان کے عوام اور افغانستان کی جو حکومت ہے اس کی طرف سے کوئی تنقید نہیں ہوئی۔

دوسرا مسئلہ ہے امریکہ کا۔ جہاں تک امریکہ کا تعلق ہے جب ہمیں اطلاع آئی کہ ایک امریکن میزائل لینڈ کیا ہے پاکستان میں اور وہ جو میزائل تھا وہ پھٹا نہیں ' پاکستانی علاقے میں گرا ہے 'جب تصدیق ہوگئی کہ there was a violation of Pakistan's territory ہم نے کہا کہ یہ بڑا غلط ہوا ہے ' we will take it to the highest level, to the U.N . Security Council. میرے خیال میں اس سے بڑا انٹرنیشنل فورم نہیں ۔ اس میں بھی ہم نے اصولی سٹینڈ لیا اور ہم نے جناب چیئرمین ! وہ کام نہیں کیا کہ جی ہم NOC کی سیاست کریں یا امریکہ سے پوچھ کے کریں ۔

غوری کا ہم نے ٹیسٹ کیا ' ہم نے کسی سے NOC نہیں لیا ' نیوکلیئر ٹیسٹ کیا ' ہم نے NOC نہیں لیا۔ ایک زمانہ تھا کہ وزیراعظم طواف کرتے تھے امریکن ایمبیسی کا یا این او سی لیتے تھے امریکن سفیر سے۔ ہم نے وہ کام نہیں کیا چونکہ پاکستان میں ایک تبدیلی آئی ہے ' ایک نئی قیادت آئی ہے، وہ قومی قیادت ہے ' اس کی جڑیں پاکستان میں ہیں ۔ وہ made in Pakistan قیادت ہے اور اس کا ویژن بھی made in Pakistan ہے ۔ کوئی made in West نہیں ہے ۔ یہ ایک فرق ہے اور اسی بنیاد پر جو اتنے بڑے بڑے فیصلے پاکستان کی تاریخ میں قومی سلامتی کے حوالے سے ' خارجہ پالیسی کے حوالے سے کبھی نہیں ہوئے تھے اب ہو گئے ہیں ۔ اور اس سے پاکستان کی جو نیشنل سیکیورٹی ہے وہ صحیح معنوں میں protect ہوگئی ہے۔

امریکہ کے ساتھ بھی ہم نے clearly کہا کہ ٹھیک ہے غلط اطلاعات کی بنیاد پر ایک فیصلہ ہوا تھا۔ ہم نے تسلیم کیا۔ میرے خیال میں حکومت کے لئے یہ بڑی بات ہے کہ اگر غلطی ہے تو تسلیم کی جائے ۔ یہ factually غلط تھا۔ ہم facts کی بات کرتے ہیں۔ ہماری international credibility اس اعتراف سے بڑھی ہے ۔ ہمارا بین الاقوامی وقار اس اعتراف سے بڑھا ہے کیونکہ اس وقت Pakistan is a nuclear state اور لوگ بڑا carefully judge کر رہے ہیں ۔

اب میں تیسرے پوائنٹ پر آتا ہوں ۔ This has Pakistan's national interests.

ابھی کچھ لوگوں نے بات بھی کی، بیانات بھی آئے کہ پاکستان امریکہ سے to be supreme.
تعلقات توڑ دے۔

What do these people want? Do they want Pakistan to declare war on America? Do they want Pakistan to be declared a war rugged state? Do they want Pakistan to be treated like Somalia? Pakistan is out of 185, 7 countries have the ultimate weapons ,the bomb , we are one of them. Out of 55 Muslim countries , we are the only one with this capability.

یہ کیا چاہتے ہیں ؛ مجھے بڑا افسوس ہے کہ اس میں ہمارے کچھ ریٹائرڈ جرنیل بھی شامل ہو گئے
ہیں ۔ who are now retired radicals or something. جن کے دور میں ہمارا سب سے زیادہ
تعلق امریکہ کے ساتھ تھا ۔امریکہ کے ساتھ بڑی قربت تھی۔ سب سے بڑا سی آئی اے سٹیشن ادھر
قائم ہوا اور اب وہ کہتے ہیں کہ امریکہ سے جنگ کریں، امریکہ سے تعلقات توڑیں، امریکہ سے بات نہ
کریں۔ we are members of the international community. Mr. Chairman, we will not
be defensive on that issue . پاکستان کا ایک رول ہے ۔ہمارا امریکہ سے ایک ڈائیلاگ ہے ۔
That dialogue is there on issues. ہم نے اصولی موقف اختیار کیا ہے۔ ہم نے defensive
بات نہیں کی۔ ہم نے نہ ان سے کوئی confrontation کرنی ہے نہ ہم نے ان سے
capitulation کرنی ہے ۔ ایک طرف confrontation ہے ایک طرف capitulation اور We
are not having one of those two options. We are exercising options as any self respecting, dignified member of international community. And we have taken
seriously -- جناب چیئرمین آپ کو یاد ہوگا جب ہندوستان نے nuclear test کئے تو صدر کلنٹن
کے قومی سلامتی کے مشیر سینڈی برجر نے کہا ۔ The Indians engaged in deceit and
deception. ان کے بارے میں کہا کہ ہندوستانیوں نے ہم سے جھوٹ بولا ہے ۔ جب پاکستان
نے سترہ دن کے بعد nuclear tests کئےاور میں سمجھتا ہوں یہ ایک بڑی master strategy تھی
to have the delay اس delay میں انڈیا کو ہم نے بےنقاب کیا اور انڈیا کی جو Hindu
fundamentalist regime BJP کو اس کے true colour میں paint کرنے کا موقع ملا۔ سارے
international media میں ہمارا point of view گیا اور بڑا effectively گیا اور سب نے کہا

کہ Pakistan has come out as a winner in this battle. چاہے وہ international media میں ہو، چاہے وہ کولمبو summit میں ہو جہاں میاں نواز شریف صاحب نے کشمیر پر ٹکا کر بات کی اور Indian journalists, Pakistani journalists and international media نے بھی accept کیا that Prime Minister Nawaz Sharif came out as a winner in this whole dialogue with Vajpaee تو اس میں ہمارا national interest supreme ہے ۔ ہم چاہتے ہیں امریکہ سے dialogue ہو ۔ ہم interests کو protect and preserve کریں گے۔ جہاں ہمارے interests کا مسئلہ آتا ہے وہ supreme ہے ۔امریکہ نے اپنے مفادات کی خاطر لائن تبدیل نہیں کی۔ ہر ایک ملک اپنا مفاد دیکھتا ہے ۔ جب ان کی بات ہو رہی تھی تو وہ آفر کر رہے تھے۔ وہ کہہ رہے تھے ٹھیک ہے پریسلر ترمیم بھی ختم کر دیں گے، بی ایم بھی ختم کر دیں گے، آپ یہ بھی لے لیں، آپ ایف 16 بھی لے لیں۔ اس وقت پریسلر غائب ہو گیا کیونکہ ان کے قومی مفاد میں تھا۔

جناب چیئرمین I wish our Senate will also become as powerful as American Senate ان کی سینیٹ نے صدر کلنٹن کو اجازت دے دی کہ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ امریکہ کے قومی مفاد میں ہے تو پاکستان پر سے آپ sanctions بھی lift کر سکتے ہیں اور پاکستان کو ہر قسم کی امداد دے سکتے ہیں ۔ یہ ایک بڑا serious and important problem ہے پاکستان کا اور ہم نے بڑے طریقے سے بڑی deft diplomacy سے handle کیا ۔ میں سمجھتا ہوں سرتاج عزیز صاحب ایک بڑے senior, experienced international statesman, I think the national security is in the safe hands under Foreign Minister Sartaj Aziz Sahib انہوں نے بڑا strong stand لیا اور بڑا سوچ سمجھ کر stand لیا۔ میں ان کو داد دیتا ہوں ۔یہ بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں سارا کچھ کر رہے ہیں۔

This issue requires a national consensus. It requires the future of Pakistan. It requires the security of Pakistan and we would welcome a dialogue with the opposition. We are already having the dialogue. We want something which has complete national consensus --

کہ کالاباغ پر point scoring کریں، کسی اور ایشو پر point scoring کریں point scoring

احتساب پر کریں but not on the question of national security. There has to be one voice , one nation and one theme and that theme is that the bottom line is Pakistan's national security interests are supreme یہی لائن ہے وزیر اعظم نواز شریف کی۔ جب ان کی کلنٹن سے بات ہوئی، جب ان کی ٹالبوٹ سے بات ہوئی تو انہوں نے یہی کہا کہ national security interests کو ہم paramount رکھتے ہیں ۔ اس پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا یہ سپریم ہے اور اس کا کسی چیز کے ساتھ کوئی trade off نہیں ہوگا۔ اور اس موقف پر ہم قائم رہیں گے۔ اور اب بھی میں کہتا ہوں تین aspects ہیں۔ افغانستان کی حکومت کو بھی عوام کو بھی ہم سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ ہم نے پوری solidarity express کی، امریکہ کے ساتھ ہم نے جو بات کی ہم نے clearly UN Security Council کل سرتاج عزیز صاحب نے اعلان بھی کر دیا ہے اور تیسرا جو ہے the most vital interest of Pakistan is national interest which should be supreme and I would hope and expect the opposition to take this position even on this context. Thank you very much.

Mr. Presiding Officer: Mian Raza Rabbani Sahib.

Mian Raza Rabbani: Sir, I won't even take a minute. Sir, first of all I would like to set the record straight on what the honourable Information Minister said, there is absolutely no dialogue which is being under taken between the government and the opposition.

Mr. Presiding Officer: This can be treated as a point of personal explanation because you have already spoken.

Mian Raza Rabbani: No sir, this is a factual explanation. All that has happened is that the government has circulated a draft to the opposition parties of a resolution. The opposition parties have got that draft and they will be having a meeting tomorrow and will decide what position to take on that draft resolution that the government has. So I would like to contradict, on behalf of all

the combined opposition in the Senate, that there is absolutely no dialogue whatsoever that is taking place with the government on this issue. That is point of clarification No. 1.

Point of clarification No.2, is that it is absolutely, totally incorrect to state that the Pakistan Peoples Party has three different points of view on the present crisis. There is absolutely no contradiction between the position taken by the former Prime Minister and Leader of the Opposition and her parliamentary party in the Senate or in the National Assembly, both are on the same wavelength following and persuing the same policy. Just another sentence I would like to add sir, even the interview which has been referred to of 'Reuter' was a one hour long exhaustive interview in which two questions were aimed on the present situation in which Mohtarma's position the next day was explained, how it was given out of context and in which she said that it is unfortunate that the United States had used force. Her statement yesterday in Lahore is in print today and her position and the positon of the Pakistan Peoples Party is totally clear and unambiguous on this question and on the question of fundamentalism. Thank you, sir.

Mr. Mushahid Hussain: Sir, I am grateful for Raza Rabbani Sahib that he has conceded that his leader made two different statements.

Mr. Presiding Officer: He was on a point of personal explanation, are you so?

Mr. Mushahid Hussain: Sir, I just want to say that he himself has admittd that their leader had made two different statements.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ اب میاں صاحب یہ فرمائیے کہ کل کے لئے آپ نے

فرمایا ہے adjourn کرنے کے لئے چار بجے ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جی ہاں جناب کیونکہ کل صبح ہماری پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ ہے اور اسمبلی کا سیشن بھی کل شام ہے اس لئے یہ بھی شام کو رکھنا پڑے گا۔ صبح میں میٹنگ ہے ہماری۔

میاں رضا ربانی۔ جناب صبح رکھ لیں ۔ میاں صاحب کل صبح کے لئے رکھ لیں ۔

Sir , parliamentary party meetings never have precedence over the session . Do parliamentary party meetings have precedence over the session? Never.

یہ نئی روایات قائم کر رہے ہیں ۔ پارلیمنٹ کو subservient کر رہے ہیں ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ کل شام کو رکھیں جی صبح میں ہم available نہیں ہوں گے ۔

Mr. Presiding Officer: House is adjourned to meet again tomorrow at 4 p.m.

[The House then was adjourned to meet again at four of the clock in the evening on Wednesday, August 26th, 1998].